احیاءِ دین

ماہنامہ

حیاۃ طیبۃ

راولپنڈی

جلد: 3 شمارہ: 6

جمادی الاخریٰ 1445 ہجری/ جنوری 2024 عیسوی

مدیر

امجد حسین

نائب مدیر

احمد ہارون

مجلسِ احباب

محمد صدیق، عرفان اکبر، شعیب احمد

زرِ سالانہ: 500 روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

فی پرچہ: 50 روپے

برائے رابطہ: فقہ السنہ اکیڈمی، شیر زمان کالونی، گلی نمبر: 9، تلسہ روڈ، لالہ زار، راولپنڈی

0337-9828937

الخلیل پبلشنگ ہاؤس، فضل داد پلازہ، اقبال روڈ، نزد کمیٹی چوک، راولپنڈی

051-5553248_0323-8549241

akpublishing124@gmail.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترتیب و تحریر

	صفحہ
اداریہ............ملکی قرضوں پر ایک نظر، غزہ اہل العزہ کے لیے دعاء.....امجد حسین	3
مکالمہ......................آنے والے دور کی تصویر.......................امجد حسین	4
نظرات:	
اب کرنا کیا؟ (GEOGRAPHY OF SIN)..............ابنِ صدیق	6
بڑے انویسٹر، چھوٹے بچتی..................................ابنِ صدیق	32
راستہ ایک ہی ہے...ابنِ صدیق	35
تیاری کرو مسلمانو!..ابنِ صدیق	37
کٹہرا.........................یہود کے نام خط!......................ابنِ صدیق	42
طب و عملیات....قنوتِ نازلہ شدائد و مصائب کے وقت کی دعا.....امجد حسین	45
ملکوں کی کاپی..............فلسطین (Palestine)................ادارہ	46
قرآن دستورِ حیات........عشقِ بتاں سے ہاتھ اٹھا........اللہ یار خان عشرتی	اندرونی ٹائٹل
موجِ کوثر...............حسنِ خلق کی اہمیت...............حسین با محمد	اندرونی ٹائٹل

یہودی مصنوعات سے متعلق ایک سوال کے جواب میں مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے فرمایا:
"فتوے کا سوال نہیں ہے، اِس (یعنی یہودی مصنوعات کے بائیکاٹ) کا تعلق غیرتِ ایمانی سے ہے۔ کیا ایک مسلمان کی غیرت یہ برداشت کرتی ہے کہ اُس کی آمدنی کا ایک فیصد حصہ بھی مسلم امت کے دشمنوں کو جائے اور پھر خصوصاً اس وقت میں جب امتِ مسلمہ حالت جنگ میں ہو۔ یہ بات مسلمان کی ایمانی غیرت کے خلاف ہے کہ اس کی آمدنی سے کسی بھی طرح امتِ مسلمہ کے دشمنوں کو فائدہ پہنچے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو اپنی آمدنی کا ایک فیصد بھی دینا گوارا کریں گے جو آپ کے والد کو قتل کرنے کی سازش کر رہا ہو؟ لہٰذا غیرتِ ایمانی کا تقاضا ہے ان مصنوعات اور ان فرنچائز کا مکمل بائیکاٹ کر کے اپنا کاروبار شروع کیا جائے"

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ امجد حسین

ملکی قرضوں پر ایک نظر، غزہ اہل العزہ کے لیے دعاء

ملکی قرضے مختلف ادوار کے ملا کر 2008ء تک 6127 ارب روپے تھے۔ 2013ء تک پیپلز پارٹی کے پنج سالہ دور میں 133 فیصد بڑھ کر 14292 ارب روپے ہو گئے۔ 2018ء تک ن لیگ کے پنج سالہ دور میں 74 فیصد بڑھ کر 24953 ارب روپے ہو گئے۔ پی ٹی آئی جس نے قرضوں کو ختم کرنے، کرپشن مٹانے کا کہا تھا، ان کے 3 سالہ دور میں 14907 ارب کا اضافہ ہو کر جون 2021ء میں 39859 ارب تک پہنچ گیا۔ جون 2022ء تا جون 2023ء پی ڈی ایم حکومت نے 13638 کا اضافہ کر کے 53500 ارب تک پہنچا دیا۔

ڈالر 2018ء سے 2023ء تک 100 سے 300 تک پہنچ گیا۔ ڈالر بڑھنے سے لیا ہوا قرضہ بیٹھے بٹھائے ہی بڑھ جاتا ہے۔ گویا آخری پنج سالہ میں ڈالر ویلیو میں غیر معمولی دوگنا تیگنا اضافہ بھی قرض کے حجم کو بڑھاوا دے گیا، اسٹیٹ بنک براہِ راست آئی ایم ایف کے کنٹرول میں ہے۔ نگران حکومت کو تین کی بجائے پانچ ماہ ہونے کو ہیں، فروری میں الیکشن کا اعلان ہے، نگران جن کے زیرِ نگرانی ہیں وہ نگران دور میں خوب متحرک رہے، اب بھی ہیں۔ اللہ کرے وطنِ عزیز معاشی گرداب بلا، سیاسی عدمِ استحکام، اور انتشار و دہشت گردی کی ابتلاؤں سے نکل آئے، عام پاکستانی کی معاشی مشکلات سے دوبھر زندگی آسان ہو جائے۔

غزہ اہل العزۃ کی تاریخی قربانیاں اور وقت کے طاغوتوں کے سامنے علمِ جہاد بلند کر کے امت کو عزت کا راستہ دکھانا، یا اللہ قبول فرما۔ عالمی قوتوں، اداروں اور حکومتوں کو بالخصوص اسلامی دنیا کی قیادتوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ میرے ملکِ پاکستان کو استحکام، سربلندی اور ترقی و کامیابی عطا فرما۔ آمین۔

اے میری گل زمیں تجھے چاہ تھی اک کتاب کی
اہلِ کتاب نے مگر کیا تیرا حال کر دیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

مکالمہ امجد حسین

آنے والے دَور کی تصویر

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے زمانے سے لے کر قیامت اور قربِ قیامت تک ہونے والے اہم حالات و واقعات جن کا آپ کی امت سامنا کرے گی، احادیثِ مبارکہ میں ان کی پیشین گوئیاں فرمائی ہیں۔

یہ فتن، علامات و اشراط الساعۃ کے عنوان سے حضرات محدثین نے کتبِ احادیث میں بیان فرمائی ہیں، اور فتن کی یہ احادیث، علم الحدیث کا مستقل باب ہے۔ جن کو الگ سے مستقل کتب میں بھی جمع کیا گیا ہے۔ اور ہر زمانے میں اہلِ علم نے ان کا جائزہ لیا، ان کی تحقیق، تفصیل و تشریح کی ہے اور اپنے دور تک ان میں سے جو کچھ پیش آ چکا، رونما ہوا۔ اس کی نشاندہی کی اور متعلقہ احادیث کو ان پر منطبق کیا، ان احادیث کا ہر زمانے کے پیش آمدہ متعلقہ واقعات پر انطباق اتنا ہو بہو ہوتا ہے کہ آدمی عش عش کر اٹھے اور مسلمان کا ایمان تازہ ہو جائے۔ حضور علیہ السلام کی نبوت و رسالت، حقانیت و صداقت پر یقین، اعتماد و اعتقاد دو چند ہو جائے۔

حضرات محدثین نے مجموعی طور پر ان احادیثِ فتن و علامات کو تین قسموں سے تقسیم کیا ہے۔ علاماتِ صغریٰ، علاماتِ وسطیٰ، علاماتِ کبریٰ۔ پہلی قسم کی علامات و پیشین گوئیاں حضور علیہ السلام کے فوراً بعد وقوع پذیر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ مشاجرات صحابہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخر دور کا سانحہ انتشار و بلویٰ اور اُن کی شہادت، خوارج کا ظہور، ظالم بادشاہوں اور حکام کا تسلط جو بنو امیہ، کے کچھ ظالم حکمرانوں، حجاج وغیرہ عاملوں کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت، یہ تمام واقعات علامات صغریٰ میں شمار ہوتے ہیں اور احادیث کے مطابق پیش آئے۔

علاماتِ وسطیٰ میں معاشرتی، برائیاں، اخلاقی بے راہ روی کے امور، معاش، کمائی، رزق، امانت دیانت، حرام حلال، رشتوں ناطوں، چھوٹے بڑوں کے متعلق حدود و قیود، درجہ بندی، احکام و

toobaa-elibrary.blogspot.com

آداب میں کوتاہی اور احکام کی پائمالی یہ امور شامل ہیں، جو صدیوں سے ایک دھیمی رفتار سے پیش آتے رہے ہیں اور اس دور متاخر میں ان میں خوب تیزی آئی اور یہ تکمیل تک پہنچے، یہاں تک کہ کئی اہلِ علم نے قرار دیا کہ علاماتِ وسطیٰ اور مہدی و مسیح سے پہلے کی پیشین گوئیاں سب پوری ہو چکیں۔

اب علاماتِ کبریٰ کا دور ہے۔ جن میں عالمی سطح کی جنگیں، مسلمانوں کو عالمی بحرانوں کا سامنا کرنا، مہدی و مسیح کی آمد، دجال کا خروج، زلزلوں، سیلابوں، طوفانوں اور بڑے بڑے قدرتی آفات کا سامنا کرنا، موسم کی بے اعتدالیاں یہ امور شامل ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ اب لوکل کی بجائے گلوبل سطح کے یہ بڑے بڑے واقعات شروع ہونے لگے ہیں، سوال یہ ہے کہ ہماری تیاری اس جانب کیا ہے؟

(باقی آئندہ)

دو ریاستی حل شہدائے فلسطین کے ساتھ بے وفائی ہے

جنرل عاصم منیر کے آنے سے پاکستان اور امتِ مسلمہ کے تمام سچے اور غیور مسلمانوں کو بڑے توقعات وابستہ تھے اور ان کے بعض کاموں اور رویوں سے فوج اور پاکستان کا وقار بھی کافی بڑھ گیا تھا۔ لیکن ان کے امریکہ جانے کے بعد فلسطین کے بارے میں جو دو ریاستی حل کا بیان آیا ہے اس نے امتِ مسلمہ کے غیور مسلمانوں کو مایوس کر کے ان کی توقعات پر پانی پھیر دیا ہے۔

اس سے ایک تو فوج کے وقار کو نقصان پہنچ رہا ہے، دوسرا یہ خود اُن کے اپنے اُس بیان کے خلاف ہے جو انہوں نے امریکہ جانے سے پہلے دیا تھا۔ نیز یہ بیان اسرائیل کی غاصبانہ ریاست کو تسلیم کرنے کے لیے راہ ہموار کرتا ہے جو فلسطین کے شہداء کے خون کے ساتھ سخت بے وفائی ہے۔

لہٰذا پاکستان اور تمام اسلامی ممالک کے حکمرانوں اور ذمہ داروں سے درخواست ہے کہ وہ اگر فلسطینی مسلمانوں کی حمایت کے لیے عملی اقدامات نہیں اٹھا سکتے، جیسا کہ یمن کے حکمران اٹھا رہے ہیں تو کم از کم ان کو اپنے بزدلانہ بیانات کے ذریعہ نقصان نہ پہنچائیں۔

(مفتی مختار الدین شاہ صاحب مدظلہم، کربوغہ شریف)

toobaa-elibrary.blogspot.com

نظرات ابنِ صدیق

اب کرنا کیا؟

(GEOGRAPHY OF SIN)

زیادہ انسان دنیا میں بے کلمہ ہیں بغیر ایمان اسلام جی رہے ہیں۔ضرورت اشد ہے سب انسان اپنے پیدا کرنیوالے رب تعالیٰ کو پہچانیں، مانیں اوراس کی مان کر زندگی گزاریں تاکہ اللہ تعالیٰ کا مقصدِ تخلیق کہ:

''میں نے جن اورانسان کو صرف اپنی عبادت و بندگی کے لئے پیدا کیا ہے'' (الذاریات: ۵۶)

پورا ہو۔اس کا طریقہ ترتیب کیا ہو؟ اللہ تعالیٰ کی بندگی کے اوراللہ تعالیٰ کا بندہ بن کر چلنے کے طور طریقے اللہ کے نبیوں نے آکر سکھائے ہیں۔اب جو طریقے چلیں گے قیامت تک تو وہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقے چلیں گے، پرانے طریقے یا نئے نئے یا اپنی اپنی من مرضی کے نہیں چلیں گے۔سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدھی شارع اعظم چھوڑ کر پگڈنڈیاں اختیار کرنا گناہ اورنافرمانی ہی کہلائے گا۔فلن یُقبل منہ۔

پس چاہیے ضعیف انسان اپنے رب تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ چھوڑ دے۔مالک وخالقِ انسان وکائنات، رب العالمین، مالک یوم الدین، ملک القدوس کا حق ہے اس کی مخلوق اس کی تابعداری، فرمان برداری، اطاعت کرے۔ اس کے برخلاف جتنی باتیں ہیں جتنے کام ہیں، جتنی تھیمز، خیالات، منصوبے، ازمز، راہیں رستے ہیں انہیں چھوڑ دے، وہ گناہ ہیں۔سب سے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟

کفر، شرک، ریاء:

اللہ تعالیٰ کا، اس کے حکموں کا اوراس کے نبی کا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنا۔مرنے کے بعد

toobaa-elibrary.blogspot.com

جی اٹھنے اور روز جزا، حساب کے مطابق جنت دوزخ کا فیصلہ ملنے کا انکار کرنا...یہی کفر ہے، سب سے بڑا گناہ۔اس کا مرتکب اپنی زندگی میں اللہ کا بندہ، غلام بن کر رہنا نہیں چاہتا۔اپنے پیدا کرنے والے اور روزی رسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا غلام، بندہ بن کر زندہ رہنا چاہتا ہے یا پھر اپنے نفس کا بندہ اور غلام۔یہ شخص سیدنا و مولٰنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رستے طریقے پر زندگی بسر کرنا نہیں چاہتا۔یا تو اپنی من مرضی چاہتا ہے قبر تک یا کسی اور کو خاتم النبیین ورحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر جانتا سمجھتا ہے اور اُس کے طور طریقے اپناتا ہے۔سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کا فالوئر ہو یہ کافر ہی شمار ہوگا۔اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

پھر شرک، اللہ تعالیٰ کی طاقت، قدرت، فیصلوں، کمالات میں کسی کو شریک سمجھنا...یہ بے انصافی اور گناہ بھی کفر سے کم نہیں۔

انَّ الشرک لظلمٌ عظیم (سورۃ لقمان)

بلاشبہ شرک کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

انسان کے مقصدِ تخلیق، اللہ اکیلے کی بندگی کی نفی کرتا ہے، ناقابل معافی جرم ہے۔شکر الحمدللہ گیا گزرا سے بھی گیا گزرا مسلمان توحید کا قائل ہے کہ اکیلا اللہ تعالیٰ ہی بس خدا ہے، لائق عبادت وبندگی ہے، الہ العالمین رب العالمین ہے۔شرک کے بارے پیارو! مگر بہت احتیاط۔یہ بے آہٹ آتا ہے، پتھر پہ چلتی چیونٹی کی طرح داخل قلب ہوجاتا ہے اور پتہ تک نہیں چلتا کہ آتا ہے بیشتر عقیدت رستے۔اپنے دل کا ضرور جائزہ لیتے رہنا اور ذرہ سا شبہ ہوگیا تو اسے نکال پھینکنا اپنے باشرع شیخ سے رجوع کرنا علاج کریں۔شرک کے ساتھ سمجھوتہ نہ کر بیٹھنا، اسے اندر سے نکال کر چھوڑنا۔تب تک چین آرام سے نہ بیٹھنا۔ہر مخلوق محتاج محض ہے۔جب کسی کے ہاتھ ہی کچھ نہیں، اپنی زندگی موت ہاتھ میں نہیں تو اسے اللہ رب العزت کی قادر مطلق شاہنشاہ بادشاہ ذات عالی کے برابر کرنے کا مطلب کیا؟ مخلوق کو معبود مت بناؤ۔

مسلمان دوسرا خدا ماننے کو بالکل تیار نہیں۔اندر اندر اپنی تعریف مگر چاہتا ہے۔ریا دکھاوا یعنی اپنی بلے بلے چاہنا، کہ اللہ بھی کرتا ہے ہم بھی کچھ کرتے ہیں دیکھو لوگو! میرے کارنامے، سنو لوگو! یہ بھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک طرح کا شرک ہے اور نا قابل معافی جرم کہ اپنی کمزور جان کو اللہ تعالیٰ کی قوتوں کے برابر دیکھتا ہے اور خود کو قدرتِ الٰہی میں شریک بنالیتا ہے۔ بعضے بدنصیب شیطان مردود کی تابعداری اور خواہشِ نفسانی میں اتنا بڑھ جاتے ہیں کہ نابینا ہی ہو رہتے ہیں، اپنے ظلم زیادتیوں اور گناہوں کو کارنامے بنا کر سنتے بتاتے پھرتے ہیں۔ہاں جو سچے دل سے توبہ کرلے اسے معاف ہوسکتا ہے۔

اب ذرا تفصیل:

اپنے بارے میں لفظ کافر ماننے کو مسلمان کا بچہ سوچ نہیں سکتا۔کہتا ہے یہ تو وہ بدنصیب ہیں جنہیں کلمہ نصیب نہیں، ہم تو سب کلمہ ایمان والے ہیں۔اللہ کا شکر ہے اس کریم نے ہم کو مسلمان ماں باپ دیے، مسلمان گھرانے، خاندان، خطے میں پیدا کیا۔سوال یہ کیا اس کے بعد ہماری اپنی بھی کوئی کنٹر بیوشن، کوئی حصہ ہے اس مسلمانی کے اندر؟ شاید کسی قسمت والے نے حصہ ڈالا ہو بیشتر تو ہم پیدائشی مسلمان ہیں بس۔اپنے روزمرہ کے کام کاج دیکھ لیجئے ، کیا ہمارے سب کام توحید ورسالت ومعاد پر ایمان کے عین مطابق ہوتے ہیں؟ کتنے ہندوانہ، کافرانہ، یورپی ہندی رسم ورواجات چل رہے ہیں ہماری زندگیوں میں شادی بیاہ ،جنازوں، تقاریب سے روزمرہ زندگی تک ۔ یہود ونصاریٰ کی اندھی تقلید، دعائیں مرحوموں سے پھر بھی ہم مسلم مؤمن؟

ایمان سب سے اہم مھم چیز ہے پیارو! آگے تو ان شاءاللہ کام آئے گا ہی، یہاں بھی دیکھو۔ایمان ہے تو امید ہے، ایمان ہے تو بھروسہ اعتماد ہے، ایمان ہے تو حوصلہ ہے، ایمان ہے تو بہادر شجاع ہے ،ایمان ہے تو صبر ہے استقامت ہے، ایمان ہے تو سخاوت ہے، ایمان ہے تو برداشت ہے، حلم ہے ، درگذر ہے۔ایمان ہے تو سکون اطمینان ہے۔ ایمان ہے تو پاکیزگی طہارت صفائی ہے۔اور ایمان ہے تو زندگی موت دونوں کا لطف ہے۔کفر شرک ریا تو نجاستیں ہیں تعفن ہی تعفن۔ان کی سڑاند ظاہر ہوجائے تو جہان بدبو سے مرجائے ،سانس ہی نہ چل سکے۔

توحید میں عقیدہ تو رکھتے ہیں ایک بس اللہ کرتا ہے، اللہ سے ہوتا ہے: **لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلیی العظیم** لیکن جیب کے نوٹ سے، دوائی سے، تھانیدار سے، ہیرا پھیری چالاکی سے، عقل لڑانے سے، سفارش ڈلوانے سے، جج سے، پٹواری سے، افسر سے، بندوق سے، دوست سے دشمن

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے، آگ ہوا پانی مٹی سے، کھانا کھانے سے تو کچھ نہیں ہوتا ناں؟ اگر ایمان آ گیا اسباب پر پھر مسبب الاسباب، اللہ تعالیٰ کی ضرورت تو باقی نہ رہی۔ پھر ہماری توحید کیا ہوئی؟ ہمارا **لا الٰـہَ الا اللّٰہ** کہاں گیا؟

زندگی میں انسان کا یہ فیصلہ کر لینا ضروری ہے کہ وہ آزاد ہے یا غلام۔ آزاد ہے تو جو چاہے کرے اور غلام ہے تو مالک کی دی پابندیاں اختیار کرے۔ اگر واقعی غلام ہے، بندہ ہے تو کس کا؟ آزاد تو اس لئے نہیں کہ نہ آنا اپنی مرضی سے نہ جانا۔ کوئی اپنی من مرضی سے ذلیل و خوار نہیں ہوتا کوئی بیمار زخمی نہیں ہوتا۔ منافع پانا، نقصانات سے بچنا بھی انسانی مرضی کے تابع نہیں۔ اب جو بندہ، غلام ہے تو کس کا غلام ہے؟ کسی اپنے جیسے انسان کا، کسی عارضی طور سے زندہ کا یا کسی مردہ کا غلام ہے؟ ایمان والا کہتا ہے جس تنہا نے مجھے اور ساری کائنات کو بنایا ہے اور جس کے ہاتھ میں ہے موت و حیات اس اکیلی وحدہٗ لاشریک ذات کا بندہ اور غلام ہوں... اور یہی وہ تعلیم ہے جو سارے نبیوں نے آ کر انسان کو دی۔

آسمانوں کی فی الحال بات چھوڑ دو کہ ان کی باتیں سائنس کی زد میں نہیں۔ یہ کرہ ارضی جس کا وزن گریوٹی قانون کے حساب سے سائنس دان چھ ارب کھرب ٹن (۱۰۲۴ کلوگرام بائی پاور آف سِکس۔ چھ کے ہمراہ ۲۱ صفرے) نکالتے ہیں یہ کس نے بنایا، کیسے بنایا اور چلایا ہوا ہے؟ ۲۰ کلومیٹر فی سیکنڈ رفتار سے سورج کے گرد اپنے مدار میں چکر یہ زمین ۳۶۵ دنوں میں پورا کرتی گرما سرما بہار خزاں کے موسم مہیا کرتی اڑی جا رہی ہے۔ نہ کوئی انجن ہے نہ ڈرائیور، نہ سٹیرنگ، نہ بریک نہ ڈیزل پٹرول۔ کیا زبردست قادر مطلق موجد!!! دن رات کون ادلتا بدلتا اور بروقت لاتا لے جاتا ہے؟ گرمیوں کے دن لمبے راتیں چھوٹی، سردیوں کے دن چھوٹے راتیں لمبی... کون کرتا ہے؟ کیا ساری دنیا کے لوگ مل کر یہ کام کر سکتے ہیں؟ ایک ایکڑ کھیت کی مٹی ہی پیدا کر کے دکھا دیں دنیا والے بغیر کسی چیز کے جیسا کہ اللہ پاک نے سب کچھ عدم سے پیدا کیا۔ اکیلے اللہ نے کیا اور کرتا ہے، کر سکتا ہے۔ **یبدی و یُعید ھے عز اسمہ**۔

پہلے تو اتنی کثیر مخلوقات پیدا کر دی، کہتے ہیں ۱۸،۰۰۰ قسم کی مخلوق ہے۔ پھر اسے روزی دینے،

toobaa-elibrary.blogspot.com

پہنچانے اور پالنے، زندہ رکھنے اور بروقت موت دینے کا انتظام کیا ایک سرے سے دوسرے تک۔ بتاتے ہیں خشکی سے کہیں زیادہ مخلوق سمندروں میں پیدا فرما رکھی۔ کیسے چھوٹے سے چھوٹے جرثومے سے لے کر عظیم مچھلیوں تک ہر چیز کو اس کی خوراک عین اس کے گھر یا اس کی پہنچ میں پہنچاتے ہیں باقاعدہ روزانہ جل جلالہٗ کہ عش عش ہے۔ اپنے اللہ کو مانو لوگو! وحدہٗ لاشریک مانو، قادرِ مطلق مانو، ایمان یقین پیدا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔

ایمان سات باتوں پر ہو، نمبر ایک اللہ تعالیٰ کو ماننا قادر مطلق، وحدہٗ لاشریک اور خالق و مالکِ کل۔ دوم اس کے فرشتے ماننا۔ سوم اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی راہنمائی ہدایت کو جو کتابیں اتاریں انہیں تسلیم کرنا، چہارم اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبر بھیجے انسانی راہنمائی کی خاطر انہیں ماننا۔ پنجم قیامت کا دن ماننا جو روز حساب ہے، جزا سزا کا دن ہے۔ ششم اس بات پر ایمان لانا کہ اچھا برا جو کچھ پیش آتا ہے سارا مقدر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ ہفتم اس بات کو ماننا کہ مرنے کے بعد ایک وقت جی اٹھنا ہوگا جس کے بعد موت نہ ہوگی۔ آگے پھر ایمان کی شاخیں ہیں، بعض نے ستر بعض نے ستتر لکھیں۔ ان کے برخلاف خیالات، نظریات، عقائد رکھنا کفر و انکار کہلائے گا۔

شکر الحمدللہ کہتے مانتے ہیں کامیابی محمد رسول اللہ میں ہے یعنی اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رستے طریقوں پر چلوں گا، کسی ایرے غیرے کے طور طریقے نہ اپناؤں گا، وللہ الحمد۔ لیکن یہ شکل کس کی بنا رکھی؟ لباس کس کا پہن رکھا؟ مکان کس کے طرز کا بنا رہے جناب؟ کھانا کس کے طور طریقے پر کھا رہے ہیں اور سوسائٹی کا میل جول کس کے طور طریقوں پر؟ اور کاروبار کس کے انداز میں اور بچوں کی تربیت کس اسٹائل میں؟ میرے پیارو! جب تمہیں کسی صفتِ کمال کا شوق اٹھے اور تم اپنے لئے کسی ہیرو، اعلیٰ نمونے کی تلاش میں ہو تو سیدھا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں چلے آنا۔ کسی ٹام ڈِک اینڈ ہیری میں نہ الجھ بیٹھنا۔ اگر تمہیں کوئی بادشاہ، فقیر، درویش، جرنیل ، فاتح ، سپورٹسمین رقاصہ، موسیقار، شاعر، گویا، اسکول ماسٹر، خان وڈیرا، دکاندار، کسان مزدور انجینئر، مستری، طبیب، معالج، نرس، خزانچی، اکاؤنٹنٹ ، ڈی سی، سیکرٹری، افسر، وزیر، کلرک، شکاری ، ایتھلیٹ ، سپاہی، شہزادی شہزادہ، فلاسفر، سائنسی، فلمکار، سنگ تراش، بیکر تندورچی نانبائی

toobaa-elibrary.blogspot.com

پسند آ گیا اور تم نے ویسا ہی بننے کی کوشش شروع کر دی تو دنیا آخرت دونوں میں مارے جاؤ گے ضرور۔ایک ہی نمونہ ہے کامیاب ٹرانسنڈنٹ، ہر کمی کوتاہی قصور سے مبرّا: محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ کی مدد چاہتے ہو دنیا و آخرت میں تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا دین اپناؤ۔ کوئی فالتو، کوئی حرج، نقصان کی چیز دین میں رکھی نہیں۔

شکر الحمد للہ عقیدہ آخرت رکھتے ہیں لیکن جب ٹکراؤ پیش آ جائے دنیا کا آخرت سے ترجیح کس کو دیتے ہیں؟

لفظ شرک سے بھی تکلیف پہنچتی ہے، کونسا شرک بھئی؟ درد ہے۔ اٹھو چلو ڈاکٹر کی طرف۔ لڑائی مار کٹائی ہو گئی اٹھو چلو پولیس سٹیشن۔ کیس لگا ہے، چلو جج کی سفارش ڈھونڈیں۔ نوکری چاہیے۔ رشوت دینا پڑے گی۔ کاروبار سے کچھ منافع نہیں ہو رہا، دو نمبری کر لو... یہ سب کیا ہے؟

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ، هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ . هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ . هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ، یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (الحشر: ۲۲،۲۳،۲۴)

”وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا، وہ بڑا مہربان بہت رحم والا ہے(۲۲) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے)، سلامتی بخش، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست، بڑائی والا، اللہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے(۲۳) وہی اللہ (تمام مخلوقات کا) خالق، ایجاد و اختراع کرنے والا، صورتیں بنانے والا ہے، سب اچھے اچھے نام اس کے ہیں، جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں، اور وہ غالب حکمت والا ہے“

تمہارا ڈاکٹر، تمہاری پلس، جج، باس، کاروبار کیا اللہ تعالیٰ کے برابر ہو گئے؟ اللہ تعالیٰ کھلے چھپے کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

سب جاننے والا ہے، بڑا مہربان نہایت ہی رحم کرنے والا ہے تو کیا تمہارا ڈاکٹر، پلس، جج، باس سب کھلا چھپا جاننے والے اور بڑے مہربان اور نہایت رحیم ہیں ہر کسی پر؟ اللہ تعالیٰ تو پوری کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے کیا تمہارے شریک بھی پوری کائنات کے حقیقی بادشاہ ہیں؟ اللہ تعالیٰ پاک ذات ہر عیب سے پاک ہے، یہ تمہارے شریک ڈاکٹر پلس جج نوکری اور باس وغیرہ ہر عیب سے پاک ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو مشرق سے مغرب پھیلی ہر مخلوق کو سلامتی اور امن بخشنے والا ہے، کیا تمہارے شرکاء بھی یہی کام کرتے ہیں؟ انہیں تو اپنی سلامتی امن کی فکر دامنگیر رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بندے بندی اور ہر چیز پر نگہبان ہے اور یہ تمہارے شرکاء؟ اللہ تعالیٰ تو العزیز الجبار ہے، غالب، زبردست، تمہارے یہ کیا غالب وزبردست ہیں ہر مخلوق پر؟ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا خالق ہے، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، صورت گر ہے، تمہارے شریک کیا ہیں؟ کیوں شرک کی گھمن گھیری میں پڑے ہو؟ نکل آؤ۔ مان لو، مخلوق اپنے خالق کی محتاج محض ہے۔ مشرک پلید ناپاک لوگ ہوتے ہیں، اللہ کی بنائی چیزوں، شکلوں کو اللہ کی قدرتوں میں حصہ دار بناتے ہیں: اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (التوبۃ:۲۸)۔ تم ایسا مت ہونا۔ مسند امام احمدؒ اور طبرانی میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک سے حفاظت کی یہ دعا نقل ہوئی ہے:

"اللّٰھم انا نعوذبک ان نشرک بک شیئاً نعلمہ' ونستغفرک لما لا نعلمہ"

"اے اللہ! ہم کو اپنی پناہ میں رکھئے اس بات سے کہ ہم سے دانستہ شرک ہو جائے۔ اور ہم کو معاف فرما دیجئے اُس سے جس کا ہم کو علم نہیں"

اور ریاکاری کو تو ہر شخص سمجھتا ہے بخوبی، میں میں اور میں میں، دیکھو لوگو! میں۔ ہے کوئی ایسا مائی کا لال؟ مانتے ہو ناں پھر!! میں ہوں بڑا سیاستدان، دیکھو میں کیسا جوان، دیکھو میں کتنا حسین، دیکھو میں سب سے قابل، دیکھو میری عقل، میں کتنا بڑا آفیسر، میں بڑا نیک پاک دیکھو لوگو! مال دار تو میں، مجھے مانو دیکھو دیکھو۔ یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا ناحق مقابلہ کرتا ہے۔ جس نے جہان بنایا اور چلا رکھا، سنبھالا ہوا چاہتا ہے لوگ اُس کی تعریفیں کریں نہ کریں مگر میری تعریفیں ہر جگہ ضرور ہوں حالانکہ اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے اس کائنات میں ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کی، خود یہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور شاید کوئی کام کا کام بھی آج تک اس نے کیا نہ ہو۔ اک ماڈرن طبقہ اس قبیل میں پیدا ہو گیا ہے، سیکولر لبرل دہریہ۔ عام مسلمان کہیں گناہ گار ہو گیا ہو گا تو اسلام کے اندر اندر ہو گا۔ اسلام کو دینِ حق مانتا دل سے اپنے کرتوت پر شرمسار ہو گا، نادم۔ لیکن یہ تو دل سے اسلام دشمن۔ اپنی ذات کو اجاگر کرنے میں اللہ کے دین اور دین کے ماننے والوں کو حقارت کی نظر دیکھتا ہے۔ کافروں کی ہر الم غلم بات پر عش عش کرتا ہے اور رال ٹپکاتا ہے۔ یہ بھی ہمارے اندر بیٹھے ہیں۔ پس پیارو! کچھ نہ کچھ کفر، شرک، ریا ہمارے اندر بیٹھا ہے اسے نکالنے میں گھبراؤ مت۔ ان شاء اللہ فائدے میں رہو گے اگر نکل گیا۔ ورنہ ایک گناہ دوسرے کو کھینچتا ہے۔ کیا ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے باوجود گناہگار، کافر، مشرک اور ریا کار بن کر اپنے رب تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے؟

ایمان حاصل ہو گیا، نجاستوں سے نجات مل گئی تو یہ بندے بندیاں اپنے لقمہ کی حفاظت کرنے لگیں گے، اکل حلال کا اہتمام کرینگے۔ اپنے کانوں کی حفاظت کرینگے، اپنی آنکھوں کی حفاظت کرینگے۔ اس طرح حقیقت میں اپنے دل دماغ کی حفاظت کریں گے۔ اپنے ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ دینگے بلکہ کسی انسان، جانور کو بھی ناجائز تکلیف نہیں پہنچائینگے، اور معاشرہ ہو جائے گا آسودہ حال۔

کچھ صحافتی بتا رہے ہیں کہ وطن عزیز میں سوچ سمجھ کر فیصلہ کن انداز میں جن مسلمان ماں باپ کی اولاد نے کفر والحاد کا انتخاب کر لیا ہے بقول ایتھئسٹ اگناسٹک اسوسیئشن ان کی ممبر شپ تعداد ۲۷ لاکھ ہو گئی ہے۔ شاید گورے نے کھڑا کیا ہے یہ نفس پرست امیر زادہ کلب۔ انگلش میڈیم سیکولر مہنگی ترین تعلیم سے نکلے لوگ ہیں یہ جن کے والدین نے انگریزی بولی خاطر، بعض نے پیٹ کاٹ کر انہیں بھاری فیسیں بھر کر پڑھایا۔ لائق بنیں اور ہمارا نام روشن کریں۔ پس جو ''روشنی'' انہیں انگریزی رستے پہنچی اب وہ پھیلا رہے ہیں جس کا نام ہے الحاد۔ قوم نے بڑی دولت دے کر اسے خریدا ہے۔

جنہوں نے جان بوجھ کر ایمان چھوڑ کفر اپنا لیا ان کے علاوہ عام گنہ گاروں میں بھی بہت سے خطرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی حد کراس کر جاتے ہیں مگر احساس نہیں ہوتا۔ یہ اپنے کسی گناہ کو پکا پکڑے رہتے ہیں اور قربتِ موت کے باوجود وہ گناہ چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ گناہوں کی نحوست سے بسا اوقات آخر میں ایمان سلب ہو جاتا ہے اور عمر بھر کا مسلمان دنیا سے کافر اٹھتا ہے۔ یہ بات گناہوں کی کثرت اور تنہائی میں حرام کاموں سے پیدا ہوتی ہے۔ پس مسلمان کو لا الٰہ الا اللہ کثرت سے پڑھتے رہنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے ایمان باقی رہنے کی دعا مانگتے رہنا چاہئے (مفہوم از فقیہ ابواللیث سمرقندی، "تنبیہ الغافلین"، بحوالہ فضائل ذکر ص: ۸۵)

ایمان بناؤ میرے پیارو! ایمان سب سے ضروری چیز ہے اور یہ ہے بیحد نازک۔ ایک سطح پر اینٹ پتھر کی طرح نہیں رہتا، بڑھتا یا گھٹتا رہتا ہے تھرمامیٹر پارے کی طرح۔ ایمان ساز ماحول مل جائے جیسا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کو میسر تھا تو ایمان بڑھتا ہے اور نیک اعمال رستے نیک صحبت رستے پختہ ہوتا رہتا ہے۔ اگر بے دھیانی سے ڈھیلا چھوڑ دیا جائے تو انسان ظاہر سے اثر لینے لگتا ہے جبکہ ایمان سارے کا سارا ہے ہی بالغیب۔ ماحول کے اثرات ایسے زہریلے ہیں کہ ایمان کو قتل ہی کر دیں، کمزور کرنا تو معمولی بات۔ جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا وقت آئیگا کہ صبح کو مؤمن ہوگا شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہوگا صبح فرمایا تھا کافر ہو جائیگا شاید کہ وہ وقت آ چکا۔ سیکولر لبرل ظاہر کو دیکھ کر چلتے ہیں جس کی وجہ سے ایمان بالغیب کھو بیٹھے۔ لگتا ہے اک حدیث پاک کے عین مطابق دنیا دو جماعتوں کے اندر تقسیم ہو رہی ہے۔ ایک جانب پورا ایمان ہوگا دوسری کے اندر پورا کفر۔ درمیان میں کچھ نہ ہوگا۔

پہلی قوموں نے بھی شک کیا تھا۔ پھر اللہ پاک نے اپنے نبیوں کو معجزات عطا فرمائے، خوارقِ عادات۔ اور خوارق وقت کے وقت ہوتے ہیں، ہر وقت اور مستقل نہیں۔ اپنی امت کو اللہ کریم نے زندہ معجزہ اپنے کلام پاک کی شکل میں عطا فرمایا ہے۔ قرآن مجید قیامت تک پڑھا جائے گا۔ کوئی تحریر، کوئی کتاب، کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مخالفین کو اللہ تعالیٰ نے کھلا چیلنج دے رکھا ایسی کتاب تم بھی لاؤ، کتاب نہیں تو ایک سورۃ ہی بنا لاؤ، سورۃ نہیں تو چند آیتیں ہی سہی... کوئی نہ لا سکا۔ اور کوئی لا، بنا سکے گا نہیں۔ اس کتاب کی خوبیاں اور جواہر اہل ایمان اور اہل زبان پر کھلتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیوں اسے جی لگا کر نہیں پڑھتے؟ پڑھو، سمجھو اور فائدہ اٹھاؤ ہدایت پانے کی نیت سے۔ان شاء اللہ ایمان بھی ملے گا، علم وحکمت بھی... رستہ بھی۔

ایک روایت علماء کرام سے سننے میں آتی ہے جس کا مفہوم کہ وقت آئے گا بھری مسجد میں ایک بھی ایمان والا نہ ہوگا۔ایک دار العلوم کے بڑے استاد صاحب نے غالبا اپنے استاد کی نسبت سے خواب بیان کیا کہ محشر قائم ہے اور ہر شخص پریشان پسینہ پسینہ۔حساب پیش ہو رہے ہیں اور قطار میں آگے ایک بہت عظیم ہستی ہیں اہل علم میں سے جن کا نام چلتا تھا کتابوں میں۔ان کے پیچھے ایک اور زبردست مینار علم کھڑے ہیں۔تیسرے نمبر پر خود صاحب مکاشفہ ہیں خواب دیکھنے والے اور یہ بھی اپنے وقت کی دنیاء علم یا کم از کم وطن کی حد تک اک نام تھے۔پہلے بزرگوں کا حساب پیش ہوا۔ ارشاد عالی ہوا دیکھو کیا لایا ہے۔فرشتے کہہ رہے یہ تو بہت کچھ لائے ہیں، بہت بڑے بڑے اعمال ہیں ان کے پاس..مگر، مگر ایمان نہیں ہے۔ ایمان نہیں! تو اور کیا دیکھنا تھا، اٹھاؤ، پھینکو۔ دوسرے بزرگ صاحب کا حساب شروع ہوا۔فرشتے کتاب دیکھ رہے جلد جلد۔کہ حضور! یہ بھی بہت کچھ لائے ہیں، بڑی خدمات ہیں ان کی ...مگر، مگر حضور! ایمان ان میں نہیں ہے۔اٹھاؤ پھینکو۔صاحب مکاشفہ کہتے ہیں اب میری باری آئی اور میری حالت تھی تباہ...کیا بنے گا، الامان الامان!! میں بے ہوش بر باد۔فرشتے میری کتاب پڑھ رہے۔کہ حضور! یہ بھی بہت سارے عمل لے کر آئے ہیں مگر ایمان ان کے اندر بھی نہیں نظر پڑتا... یہ چند صفحے البتہ نکلے ہیں کہ ایمان سیکھنے کے ماحول میں کبھی کبھی جاتے تھے۔سیکھنے جاتا تھا، چلو اسے چھوڑ دو۔

حضرت استاد صاحب نے فرمایا جب میری آنکھ کھلی تو بستر میرے پسینے سے شرابور تھا۔اور یہ جو ماحول کی بات تو کبھی کبھی اجتماع وغیرہ پر رائیونڈ گیا تھا بس۔اس خواب کی بات کو مانو یا نہ مانو لیکن میرے پیارو! اپنا ایمان ضرور بنا لینا...اور اس کا موقع ابھی ہے، پھر نہیں۔مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے سے ذرا سا تعارفی ایمان تو بنا کوشش مل جاتا ہوگا مگر یہ پورا ایمان نہیں جس میں اتنی قوت ہو بندے بندی کو زندگی بھر گناہوں سے اور شیطان مردود سے بچا سکے۔

چاہو تو ایمان کو نور یا روشنی سے تشبیہ دو۔روشنی کے درجات ہیں ناں پیارو! دیا سلائی کی یا

toobaa-elibrary.blogspot.com

چراغ دیے کی بجھتی لو بھی کچھ روشنی رکھتی ہے۔ بڑے بلب کی بھی روشنی ہے اور اک روشنی دن چڑھے سورج کی۔ فرق تو ہے ناں؟ تم چڑھے دن کی روشنی والا ایمان بنانے کی کوشش کرنا۔ بلوغت بعد ایمان ایک کسبی چیز ہو جاتا ہے جسے انسان ارادہ نیت کر کے سیکھے اور کوشش محنت سے حاصل کرے، بڑھائے۔

اگر ایمان حاصل نہ ہوا تو مسلمان کا بچہ چار پیسے کی خاطر اپنے بھائی کے خون کا پیاسا ہوگا۔ پڑوسی پڑوسی سے تنگ ہوگا اور دوست دوست سے۔ نہ بڑے کی عزت ہوگی نہ چھوٹے پر شفقت۔ نہ ماں باپ کو اولاد پر بھروسہ ہوگا نہ اولاد کو والدین پر۔ جھوٹ، دھوکہ، منافقت، غیبت، بے حیائی عام ہوتی جائے گی۔ غصہ عام ہوگا اور صبر تحمل برداشت غائب۔ بہادری بھاگ جائیگی اور دشمنوں کا خوف غالب۔ آخر مسلمان کافر سے التجا کرے گا اے میرے یار! میرے اس بھائی کو تو جیسے چاہے ذبح کر، بس میری طرف ہاتھ مت بڑھانا، تیری مہربانی! ایسی زندگی جینا چاہتے ہو؟

ایمان ملتا ہے ایمان والوں کے پاس، ایمان کی مجلسوں میں، مغیبات کے مذاکروں میں، اللہ سے مانگ کر اور دعوت دینے سے۔ یہ ہے ایمان کی محنت۔ جہاں تمہیں وثوق ہو ایمان مل جائیگا وہاں ضرور جاؤ اور ایمان باللہ تعالیٰ و برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بکتابہ سبحانہ وتعالیٰ و بالیوم الآخر حاصل کرو اور اسے مضبوط سے مضبوط تر کرو۔ اللہ کے بندوں کو اللہ رسول کی طرف لاؤ، بلاؤ۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر جاری کر دو ماحول میں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے اپنا سب کچھ دے کر ایمان حاصل کیا تھا... پھر آخر دم تک اس کی آبیاری اور حفاظت کی تھی۔ غفلت سستی سے نکل آؤ پیارو! مسئلہ بے حد اہم ہے، آر یا پار۔

خود کو اور اپنے اہل وعیال کو جھنم سے بچانا ہے ناں؟ پہلی چیز بچے کے لئے ہے قرآن مجید پڑھنا، ناظرہ تو پڑھ سکے۔ چھوٹے بچوں بچیوں کو اسکول سے پہلے مسجد کے میانجی پاس بھیجو، آن لائن میں نہ وہ تعلیم ملتی ہے ناں تربیت۔ پھر مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کی تعلیم الاسلام چھوٹے بچوں کے لیے اک نعمت ہے، ماں باپ خود گھر پہ سبق سبق پڑھا سکتے ہیں۔ شیخ رحمہ اللہ کے جمع فرمائے فضائل کی گھر میں چند منٹ باقاعدہ تعلیم بھی خزانہ ہے۔ اور سیرتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا تو جواب نہیں، جونسی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کتاب بچوں میں بیٹھ کر ایک ایک باب سنانا شروع کروگے فائدہ میں رہوگے اور آگے صحیح قوم تیار ہوگی۔ ملحد کو بھی اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لائیں۔ اور اپنے مہربان رب تعالیٰ سے ایمان مانگتے رہیں: اللّٰھم حبب الینا الایمان وزیّنہُ فی قلوبنا و کرہ الینا الکفر والفسوق و العصیان وجعلنا من الراشدین: آمین

الٰہنا الکریم! تیرا شکر ہے تو نے محض اپنے فضل وکرم سے ایمان دیا، اسلام دیا۔ اب مہربانی اور فرما اسے ایمانِ کامل کردے، اسلام کامل کردے میرے لئے اور سارے عالم کے جن وانس کے لئے، آمین۔

حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد

میں بڑا گناہ آتا ہے لوگوں کے حقوق مارنا اور ان کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آنا۔ سب رذیلے حسد بغض جھوٹ تکبر غیبت بیجا غصہ ظلم زیادتی وغیرہ اس میں آجاتے ہیں۔ یہ بھی بڑے بڑے گناہ ہیں، انسان کی نیکیاں کھا جاتے ہیں۔

ایتاء حقوق یا حق ادا کرنے میں ڈنڈی مارنا اور دوسروں کا مال ان کی اجازت بغیر، خوشنودی بغیر کھا جانا، یہ نجس مال کھانا بنتا ہے، بڑا گناہ ہے۔ چوری، ڈاکہ، رشوت، سود، سٹہ، جوا، فراڈ، ملاوٹ، کم تولنا ناپنا، امانت میں خیانت سب اس میں آتا ہے۔ پھر باقی کبائر جو قرآن مجید وحدیث پاک میں وارد ہوئے ہیں وہ بھی گناہ ہیں عظیم۔ ان سے بچ کر انسان زندگی گزارے تو اس کے لئے اللہ کریم کے وعدے ہیں ہمیشہ کی کامیابیوں کے، ان کا مقام آخرت میں جنت ہے، باغ وبہار والی من چاہی لامتناہی پرلطف زندگی... اور اس دنیا میں حیوٰۃً طیبۃً، پاک صاف ستھری زندگی۔

گناہ چھوڑ کر ہم سب دو ارب کلمہ گو مسلمان اس کامیاب زندگی پر آجائیں اور بقیہ چھ ارب بے کلمہ انسانوں کو بھی اسی راہ پر لانے کی جد وجہد وکوشش محنت کریں۔ مقصد یہ آدم علیہ السلام کا کوئی بچہ بچی دوزخ میں نہ گرنے پائے۔ عظیم ترین مصیبت یہ ہے، اللہ بچائے۔ اگر کافر لوگ ایمان نہیں لاتے اور مر مر کر اپنے کفر ہی پر دنیا سے چلتے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے قانون میں وہ دوزخ ہی بھرتے ہیں۔ یہ تو ہوا معاملہ آخرت کا۔ دنیا کی زندگی میں طاقتور کافر ایک درندہ ہوتا ہے جو ماسوا سپیر پر قوت

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوسری زبان نہیں سمجھتا۔غزہ پر یہود کی بمباری دیکھ لو جو ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ سے جاری ہے۔جب تک آگے سے دانت نہ ٹوٹیں کافر اپنے ظلم و جفا سے نہیں رکتا۔ظلم عسکری بھی ہوسکتا ہے،معاشی اقتصادی بھی اور ہتک عزت کا بھی۔حالتِ قوت میں کافر کو عدل،انسانی حقوق،اخلاق، یو این چارٹر، بین الاقوامی قانون،رائے عامہ اور معاہدات وغیرہ وغیرہ کی ذرہ پرواہ نہیں ہوتی۔پس اس کا وجود فساد فی الارض کا بہت بڑا ذریعہ بنا رہتا ہے اور کمزور افراد و اقوام اس کے مظالم کا ہدف۔

حالتِ ضعف میں ہوگا کافر،فرد ہو یا ملک تو وعدہ خلاف ہوگا اور بالکل نا قابل اعتبار لومڑی کی طرح ۔سازشی ایسا دو اچھے بھلے دوست ملک آپس میں لڑا دے گا۔اس کا دین ہوگا مفاد پرستی وخودغرضی۔ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے اندر ہی اندر کانپتا لرزتا رہے گا۔خواہ مخواہ خوفزدہ ہوگا اور اپنی گردن بچانے کے لئے سو جھوٹ گھڑے گا،ادھر خطرہ اُدھر خطرہ کرتا خواہ مخواہ غلط سلط ہاتھ چلائے گا اور جوڑ توڑ قسم کی ریشہ دوانیوں کا محرک ہوگا مستقل۔جوتا چاٹی، چاپلوسی،منافقت سے باک نہ ہوگا۔اپنی چغل خوری،غیبتوں،سازشوں اور کارناموں سے فساد ہی پھیلائے گا...اور فخر کرے گا۔

پس کافر کا وجود کمزوری قوت دونوں حالتوں میں انسانیت کے حق میں نقصاندہ رہتا ہے۔ایمان لے آئے اور سب ڈر خوف نکال کر اکیلے اللہ سے ڈرے تو اس کے گرد و پیش پھیلی اقوام امن وعافیت سے رہیں۔لہٰذا سبھی اقوام عالم کو دعوت الی اللہ پیش کرتے رہنا چاہیئے مستقل تا کہ چھ ارب کافر لوگ کفر،شرک اور نفس پرستی کے اندھیروں بھٹکنوں سے نکل کر اپنے اکیلے پیدا کرنیوالے اللہ پر ایمان لے آئیں اور دینِ کامل،اسلام کے نور سے فائدہ اٹھائیں،محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فطری،کامل،کامیاب اور آسان طور طریقوں سے فائدہ اٹھائیں۔

شکر الحمدللہ ماں کی گود میں یا کسی طرح کلمہ حق نصیب ہوگیا ہمیں،الحمدللہ ثمہ الحمدللہ۔دنیا ساری کی نعمتوں دولتوں سے بڑھ کر یہ اکیلی دولت ونعمت ہے وللہ الحمد۔کافر کے پاس یہ دولت نہیں اور نہ ہی اس نے زندگی بھر اسے حاصل کرنے کی کوشش وتمنا کی۔بروز قیامت اپنے کفر کے جرم سے چھوٹنے کو دنیا ساری کی دولتیں فدیہ میں دینا چاہے تو بھی اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔اسی ایمان کے ثمرات میں سے ہے سکنیت اور طمانیت قلب جو ہر مسلمان کو بقدر ایمان حاصل ہے وللہ الحمد۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا ہوا تو اس کے سامنے پوری زندگی کا ایک نظم وضبط ہوگا جس میں عبادت بھی ہوگی، اخلاق بھی ہونگے اور معاملت معاشرت، قضا عدل سب قاعدے نظام اور طور طریقے موجود ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت و بندگی بھی ہوگی بندوں کے حقوق بھی، کہیں خلا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوگیا تو اسے معتدل، متوازن، پاک زندگی حاصل ہوگی جسے حیوٰۃً طیبۃً کہتے ہیں۔ یہ بندہ بندی نفس پرست، پاور پرست، بت پرست، زر پرست، مفاد پرست، وطن پرست، قوم پرست نہ ہونگے کافروں کی طرح۔ ایسے لوگوں کو بات بے بات کمپرومائیز، سمجھوتہ نہ کرنا پڑے گا۔

شرط بس اتنی گناہ نہ ہو زندگی میں۔ سہواً غلطی ہو جانا ناممکن نہیں لیکن ایمان والا فوراً اس کا احساس کرتا اور جلد اس کا مداوا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ غلطی کا دفاع نہیں کرتا، اسے ہلکا نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتا ہے۔ اور اللہ کریم سے امید ہے وہ مہربان معاف فرمادے گا۔ مسلمان اپنے گناہ، غلطی پر اصرار نہیں کرتا، گناہ پر اڑتا نہیں اور نہ ویسا ہمیشہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ خلش بڑھے تو اہل علم سے پوچھ پوچھ کر اصلاح و کفارے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اپنے اللہ تعالیٰ کے سامنے روتا گڑگڑا تا رہتا ہے۔ اپنے گناہوں کو یاد کرکے رونا اور رورو کر اپنے رب تعالیٰ کو منانا اکسیر ہے

گناہ کا جغرافیہ:

دوستو! برے سے برا شخص نہیں چاہتا اس کے گناہوں کا اشتہار لگے۔ لوگوں کو پتہ چلے یہ فلانی حرکت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ قوم ثمود کے سب سے خراب نو بندوں نے جب اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی تو انہیں خیال ہوا کہ بعد میں انہیں پوچھا جائے گا ضرور۔ تو ہم کہہ دینگے ہمیں تو پتہ نہیں، اور دیکھ لو ہم سچے ہیں۔ اپنا جھوٹ اور عیب چھپانے کی انہیں بھی فکر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے جب زمین بنائی، اسے قابل رہائش کیا اور بنی آدم سے آباد کیا تو کچھ علوم وفنون بھی اس سے متعلق کیئے۔ جغرافیہ بھی زمین سے متعلق ایک فن ہے لا جواب۔ یہ زمینی حقائق کاغذ پر اتارتا اور نقشے بناتا ہے۔ یوں ہر طبعی صورتحال رقبوں، خطوں علاقوں، ممالک کے حوالے سے واضح

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرتا ہے۔لیکن آپ نے کبھی ''گناہ کا جغرافیہ'' نہ سنا ہوگا کہ ہر کوئی اپنے گناہ چھپانا ہی پسند کرتا ہے، ظاہر کرنا پسند نہیں۔

جب سے سی سی کیمرے اور آئی ٹی استعمال بڑھا ہے دنیا کے بڑے شہروں کی پولیس جرائم کو نقشوں پر پلاٹ کرنے لگی ہے۔مثلاً چوری مگنگ یا بینک رابریز یا کارلفٹ وغیرہ کو شہر کے نقشے پر روزانہ پلاٹ کرتی ہے تو کچھ ہی عرصے میں ٹرینڈ، انداز واضح ہو کر ابھرنے لگتے ہیں۔پھر جس گلی محلے میں زیادہ وارادات ہوتی ہیں کیمرے یا ناکے لگا کر کریمنل گینگز وغیرہ کی نشاندہی آسان ہو جاتی ہے اور انہیں پکڑنا۔اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ قسم پولیس بنائی ہے جو پورے عالم پر پھیلی چوبیس گھنٹے نہایت خاموشی سے اپنا کام کرتی ہے۔ یہ ہر بندے بندی کے ساتھ بلوغ سے مرنے تک لگی رہتی ہے۔ ایک دائیں کندھے بیٹھتا واچ کرتا ہے دوسرا دوسرے کندھے۔چھوٹی سے چھوٹی اچھائی برائی تک سب رکارڈ کر لیتے ہیں کراماً کاتبین۔ یہ بڑے ہائی کلاس افسران کی طرح ہوتے ہیں، انسان جو کچھ کرتا ہے اسے جانتے اور سمجھتے ہیں...اور اپنی بارہ گھنٹے ڈیوٹی پوری ادا کرتے ہیں، پھر شفٹ بدلتی ہے۔انسان کسی وقت اَن اٹینڈڈ نہیں چھوڑا جاتا۔پس اللہ پاک کے پاس ہمارا، ہر فرد بشر کا گناہ ثواب اپ ڈیٹ ہوتا رہتا ہے۔

گناہ ثواب کی پسند ناپسند انسان کے دل دماغ اور روح میں ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے جس کو چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے علم دیدیتا ہے۔فرض کیجئے وہ کریم اپنی حکمتوں میں کسی پر اقوام وافراد کے گناہوں کا حال منکشف کر کے اسے اس پر ایک اشتہار دینے کو کہہ دے۔ ایسا اگر ہونے لگے اور ایک ایک گناہ کی بابت ہونے لگے تو گناہ کا جغرافیہ دنیا کے سامنے آجائے۔جیسے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے ایک گناہ کے سلسلہ میں پِن پوئنٹ کیا اور حضرت شعیب علیہ السلام کی مدین میں آباد قوم کو ڈاکے مارنے اور کم تولنے ناپنے جیسے گناہوں سے مختص کیا۔اب اگر کوئی مڈل ایسٹ، مشرق وسطیٰ کے نقشے پر یہ گناہ پلاٹنگ کرنا چاہے تو اک آوٹ لائن نقشے پر الگ الگ رنگوں یا علامات سے یہ گناہ پلاٹ کر سکتا ہے۔اوپر کیپشن یا اطلاع لگا دے کہ یہ ماضی کے سن فلاں یا دور فلانے کی بات ہے، آجکل کی نہیں ۔اسی طرح کفر شرک کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

عالمی نقشہ بھی تیار ہوسکتا ہے۔

اخلاق اچھے برے کی طرف آئیں اور ہر بستی کا سب سے نمایاں اخلاق ہی پلاٹ کرنا ہوتو دستیاب ڈیٹا، اعدادوشمار کی وسعت کے مطابق نقشے تیار ہوسکتے ہیں جیسے ایک رذائل کا دوسرا محاسن کا۔ پھر الگ الگ رذیلے اگر پلاٹ کرنا ہوں تو جتنے رذیلے اتنے نقشے بشرطیکہ صحیح مکمل ڈیٹا مہیا ہو۔

بہت برے مانے جاتے عنوانات میں سے بس ایک نقشہ آپ جھوٹ کا مثلاً تیار کرنا چاہیں اور دنیا کے ہر شہر گاؤں علاقے سے سچا ڈیٹا شماریات جمع کر کے پراسیس کرلیں تو دنیا بھر میں کم ،زیادہ جھوٹ کا استعمال واضح ہوسکتا ہے۔سکیل یا پیمانہ آپ کیا استعمال کرنا چاہیں گے؟ ہر سو بندوں میں سے کتنے عادتاً جھوٹ بولتے ہیں:: تو دس فیصد سے لے کر سو فیصد تک درجہ بندی ہو۔پھر آپ کھلی آنکھوں دیکھ سکتے ہیں آپ کا خطہ کس درجے کا جھوٹا نکلتا ہے۔فرض کرو ۹۰٪ لوگ آپ کے جھوٹ کے عادی نکلے، کیا جواب ہوگا اس بات کا اور کیا منہ دکھائینگے ہم آج اور کل؟

موٹے موٹے برے اخلاق

تو سامنے ہیں ناں۔قرآن مجید میں مندرجہ ذیل اخلاقی برائیاں واضح ہیں جن سے بچنا ہر مسلمان کو ضروری ہے ورنہ تو گناہ ہوگا سخت...اور معاشرے سوسائٹی میں تباہی ، انتشار۔حدیث پاک میں جن رذائل سے منع فرمایا ہے وہ ان کے علاوہ ہیں۔

جھوٹ، علم بے عمل، معافی مانگتے کو معاف نہ کرنا، بے صبرا پن، ناشکرا پن، بخل کنجوسی، اللہ کی کریم ذات عالی پر بھروسہ نہ ہونا، اللہ کی راہ میں جان دینے سے بھاگنا، اسراف فضول خرچی اور تبذیر یعنی مال وہاں لگانا جہاں جائز ومناسب نہیں، رشتے داروں پڑوسیوں یتیموں مسکینوں کے ساتھ برا سلوک، مسافروں، سوالیوں اور عام غریب لوگوں کے حقوق سے لاپرواہی، نوکر چاکر غلام قیدی کی امداد سے کنی کترانا، فخر غرور کرنا، امانت میں خیانت، وعدہ معاہدہ پورا نہ کرنا، آپس میں نیکی بھلائی یا امر بالمعروف کی ترغیب نہ دینا، صدقہ خیرات کے مواقع پر ایک دوسرے کو ترغیب نہ دینا، لوگوں کے درمیان نفرت پھیلانا ،لوگوں کو برا کہنا، چڑانا اور برے ناموں سے بلانا، والدین کی توہین و نافرمانی، ان کی خدمت سے آنکھیں چرانا، ناحق باتوں میں زبان چلانا، بے انصافی کو پسند کرنا، سچی

toobaa-elibrary.blogspot.com

گواہی کو چھپانا جھوٹی گواہی دینا، سختی سے بات کرنا، اللہ کی زمین پر اکڑ کر چلنا، صلح کی پیشکش ٹھکرا دینا، انتشار وافتراق پیدا کرنا، حرام کھانا، روزی خود حاصل کرنے کی بجائے دوسروں کی محنت سے کھانا، گداگری بھیک مانگنے کا پیشہ اپنانا، امر بالمعروف نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھنا، اولاد کشی، خودکشی، کسی کی ناحق جان لینا، یتیم کا مال کھاجانا، ناپ تول میں بے ایمانی، ملک میں فساد پھیلانا، بے شرمی بے حیائی اختیار کرنا، اسی قسم کی باتیں کرنا، زنا بدکاری، بدنظری، بے پردگی، آنکھ کان دل کی خیانت، برے کاموں میں لگنا، لغویات میں لگنا، عہد اور امانت کی رعایت نہ کرنا، عدمِ برداشت، نیکی کے بدلے بدی کرنا، ناجائز غصہ کرنا، گفتگو میں دوسرے کے ادب کا لحاظ نہ رکھنا، عدل وانصاف نہ کرنا، صدقہ خیرات کے بعد اس کا احسان جتانا، طعنے دینا، فسق وفجور میں مبتلا ہونا، چوری ڈاکہ اور لوگوں کا مال بے ایمانی سے حاصل کرنا، دل کی ناپاکی، اپنی پاکیزگی پاکبازی جتانا، رفتار میں افراط وتفریط، بیوی کی شوہر سے، شوہر کی بیوی سے بدسلوکی، خواہ مخواہ قسمیں کھاتے رہنا، چغل خوری، تہمت لگانا، روح جسم اور لباس ناپاک لئے پھرنا، شرمگاہ کی ستر پوشی نہ کرنا، یتیم کو دبانا، سائل کو جھڑکنا، اللہ کی نعمتیں چھپانا، غیبت کرنا، بدگمانی کرنا، رحم نہ کرنا، ریاکاری کرنا نمائش کرنا، سود کھانا، رشوت لینا دینا، بزدلی، جنگ میں نامردی سے بھاگ کھڑے ہونا، شراب پینا، جوا کھیلنا، بھوکوں کو کھانا نہ کھلانا، نیکی کرنے میں اپنی غرض ہونا، مال ودولت کی محبت، ظلم کرنا، لوگوں سے بے رخی کرنا، گناہوں سے نہ بچنا، معاملات میں بددیانتی، اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی فہمائش نہ کرنا۔۔۔ پھر بقیہ رذائل۔

حدیث پاک میں جو وارد ہوئے رذیلے اخلاق ان میں سے نمایاں یہ ہیں:

قطع رحمی، ماں باپ سے بدسلوکی، بچوں چھوٹوں پر رحم نہ کرنا، اپنے بھائی کو اپنے جیسا نہ چاہنا، ہمسایوں سے برا سلوک، غلاموں خادموں کا قصور معاف نہ کرنا، اہل وعیال کی پرورش میں کوتاہی، یتیموں بیواؤں اور محتاجوں کی خبرگیری نہ کرنا، ضرورتمند کی مدد سے جواب دے دینا، نابینا کی دست گیری اور عام انسانوں کے ساتھ ہمدردی نہ کرنا، مقروض پر احسان نہ کرنا، فریادی کی فریادرسی نہ کرنا، خلقِ خدا کو نفع پہنچانے کی کوشش نہ کرنا، مسلمانوں کی خیرخواہی نہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرنا، جانوروں پر رحم نہ کرنا، محسنوں کا شکر گزار نہ ہونا، بیماروں کی خدمت وعیادت نہ کرنا، حسد کرنا، دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا، بزدل ہونا، میدانِ جنگ سے بھاگ جانا، امیر صاحب اور امام وقت کی اطاعت نہ کرنا، نیک عمل پر دوام نہ ہونا کبھی کرلیا کبھی نہ کرلیا، اپنے ہاتھ سے کام نہ کرنا، بدکلام ہونا، بدخلقی، کنجوسی، مہمان نواز نہ ہونا، بے شرم بے حیاء ہونا، نہ حلیم ہونا نہ ہی باوقار، اپنے غصہ کو ضبط نہ کرسکنا، معافی نہ دے سکنا، طبیعت میں صبر تحمل نہ ہونا، اپنے حسب نسب پر فخر کرنا، بدگمانی کرنا، لوگوں کے گھروں میں بلا اجازت داخل ہوجانا، دوسروں کے گھر جا کر ادھر ادھر دیکھنا، مسلمان بھائیوں کے لئے پیٹھ پیچھے دعا نہ کرنا، سخت طبیعت ہونا، قانع اور مستغنی نہ ہونا ہر وقت ڈیمانڈنگ ڈیمانڈنگ، بھیک مانگنا، اپنے گناہوں کو نہ چھپانا، مسلمان بھائیوں کے گناہ اور برائیاں بتاتے پھرنا، چغل خوری، تہمت لگانا، غیبت کرنا، دل میں بغض وکینہ رکھنا، لوگوں میں خرابیوں کی ٹوہ لگاتے پھرنا، لوگوں کے راز بتاتے پھرنا، اکڑ مکڑ اور پھوں پھاں میں رہنا تواضع انکساری کے برخلاف، امانت میں خیانت کرنا، گالی دینا، فحش بکنا، منہ پر لوگوں کی تعریفیں کرتے پھرنا، لعنت کرنا، بخیل کنجوس ہونا، فضول گو ہونا، فضول خرچ ہونا، کبر وغرور میں مبتلا ہونا، ہر وقت ہنسی مذاق میں پڑے رہنا، ظلم کرنا، نفس انسانی کا احترام نہ ہونا، عدل وانصاف نہ کرنا، متعصب ہونا، سخت گیر ہونا، غمخوار وغم گسار نہ ہونا، اللہ پر بھروسہ نہ ہونا، لالچی ہونا، تقدیر پہ راضی نہ ہونا، ماتم کرنا، جوا کھیلنا، جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، جھگڑا فساد کرنا، مسلمانوں کے درمیان صلح نہ کرانا، کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض رہنا، منافقانہ دورخی چالیں چلنا، وعدہ خلاف ہونا، فریبی اور خیانتی ہونا۔ زنا کاری، شراب پینا، چوری کرنا، پاکیزگی صفائی نہ رکھنا (مزید کے لئے دیکھ سکتے ہیں اسی قلم سے "آیئے ناں اپنے اخلاق سنواریں" چھ جلدیں۔ جلد اول سرکار ﷺ کے اخلاق اور ہمارے اندر کے رذائل، دوم بنیادی اخلاق، سوم فرد کے اخلاق، چہارم اجتماعی اخلاق، پنجم ایتاءِ حقوق، ششم آداب زندگی۔ الخلیل پبلشنگ ہاؤس راولپنڈی)۔

معاملہ نجس مال کمانے کھانے کا

مندرجہ ذیل اس کی نمایاں بدنام اور بعض مشکوک شکلیں ہیں:

toobaa-elibrary.blogspot.com

سودخوری، قرضہ کھاجانا، ڈاکہ بغاوت لوٹ کا مال، پارٹنر یا حصہ داروں سے چھپا کر مال اڑا لینا، ناپ تول میں کمی دوسرے کے لئے کرنا بیشی اپنے لئے کرنا، بے ایمانی کی کمائی، جھوٹی وکالت، جھوٹی قسموں سے کمانا، رشوت، مفت کی اجرت کھانا، حکام کی عیش کوشی اور ذاتی مفاد کا خرچہ قوم کے سر ڈالنا، جابرانہ ٹیکسوں کی آمدنی، چنگی لینا، سودی بینکوں کی نوکری، منشیات کا دھندہ، حرام چیزوں کی تجارت، کنٹرابینڈ اسمگلنگ (بعض علماء کے نزدیک)، اسی طرح بلیک مارکیٹ کی کمائی، ذخیرہ اندوزی، منافع خوری، لیزنگ کی بعض اقسام، وراثت میں حصہ سے بڑھ کر ہاتھ مارنا، سودی قرضوں کا بیوپار کریڈٹ مارکیٹ، فارورڈ ٹریڈنگ کی کمائی، مفت کی تنخواہ، سوال کی پونجی، غیر مستحق کا زکوٰۃ کھاجانا، ناجائز پیشوں کی کمائی، فوٹوگرافی، مجسمہ سازی، ناچ گانے کی کمائی، کافروں کی نوکری جبکہ مسلمان کی نوکری مل سکتی ہو، دینی کاموں کی اجرت لینا بطور شرط (بعض علماء کے نزدیک)، خوف دلا کر کمانا انشورنس بیمہ، قمار جوا لاٹری، سٹہ کھیلنا، مساجد و مدارس کا چندہ کھاجانا، زرد صحافت لفافہ جرنلزم، ملاوٹ کی کمائی، بلا عشر زمینداری، قوم فروشی، راز بیچنا، اوقاف کا مال کھانا اسی طرح درباروں مزارات کے چڑھاوے جو غرباء کے لئے ہوں، متاثرین مصیبت کا امدادی سامان یا امدادی رقوم کھانا، اجرتی قتل، پرائز بونڈز کا کاروبار، بازار حسن، عورتوں کے ذریعے فوائد حاصل کرنا، ملی بھگت سے ٹینڈر بھرنا، جعلی بولی اٹھانا، جھٹکے کا اور حرام جانور کا گوشت بیچنا، جیب کتری، آرڈروں میں آفیسروں کا حصہ پتی، قوم کا مال، پولیس کی منتھلی، پیمنٹ کمشن، ہاتھ میں آئے بغیر چیزیں بیچنا، میچ فکسنگ، امتحانی بدعنوانی، نماز چھوڑ کر نماز کے وقت میں کمانا، پیسے لے کر فتویٰ دینا، شرطیں لگانا، معیار کی چوری، پلس اور مفاد پرستوں کی ایجنٹی دلالی کرنا، ملکوں کا سودا، اجتماعی مفادات بیچنا، جج کا ڈھیری دیکھ کر فیصلہ سنانا، زکوٰۃ ادا کئے بغیر سامان تجارت بیچنا، الیکشن سمجھوتے کی آمدن، بدمعاشی غنڈہ گردی جگا ٹیکس، صوابدیدی اختیارات بیچنا، بلیک میل، سرکاری خزانہ خورد برد، انٹلکچوئل ڈس آنسٹی ذہنی بے ایمانی کی کمائی، پیشہ ورسوالی، میراثی کا پیشہ، سفارش بیچنا، کافرانہ مصنوعاتی ناموں سے کھانا، جھوٹے کاروباری اشتہار، پھل باغات کے قبل از وقت ٹھیکے، بلا زکوٰۃ کے جانوروں کی تجارت، فیشن اور کاروباری ماڈلنگ، باغی کی فوج میں نوکری، مرسنریز فوجی، رہن

toobaa-elibrary.blogspot.com

وامانت کھا جانا، غصب کا مال، بلا خدمت فیس، بن بلائے شادیاں خور، قصاب سرجن جو دورانِ اپریشن فیس بڑھائے، آلاتِ گانا بجانا بنانا بیچنا، انسان فروشی، کتافروشی، عیب دار چیزوں کو بغیر عیب بتائے بیچنا، مردوں کے لیے عورتوں کی کمائی کھانا، اجارہ داری کارٹل کا قیمتیں اٹھانا، علم بیچنا خاص طور سے علم دین، جادوگری کی کمائی، نوکریاں بیچنا، بھتہ خوری، اپنوں پر جاسوسی، بہنوں کا حصہ کھانا، بحری قذاقی، جعلی ڈگریاں...اور اللہ جانے جتنی شکلیں حرام ومشکوک مال (نوٹ: خیال رہے پلیز! یہ کوئی فتووں کی کتاب نہیں، ترکِ معاصی کی جانب توجہ دلانا ہے بس۔ کسی خاص پیشے یا کاروبار کے بارے جائز ناجائز معلوم کرنا ہو تو کسی ثقہ دارالافتاء کے مفتیانِ کرام سے رابطہ فرمائیں۔ نجس مال پر مزید دیکھنا چاہیں تو ملاحظہ فرمائیں ''کمائیاں'' الخلیل پبلشنگ ہاؤس راولپنڈی)

مندرجہ بالا رذائل اور حرام خوریاں دوزخ لے جانیوالی ہیں، اللہ بچائے۔ جب ہم آپ بغیر توبہ رات کو عشاء پڑھ کر اطمینان کی نیند سوجاتے ہیں تو یہی ایک سو ایک زہریلے سانپوں سے بڑھ کر سانپ گلے لگا کر سوتے ہیں۔ ایسے میں اگر بلاوا آجائے یا قیامت تو یہی کمائی آگے جا کر بتائینگے کہ ہمارے پاس تو یہی کچھ ہے؟

نجس مال کی جتنی قسمیں ہیں ان سب کا مکمل ہر بستی سے ڈیٹا مل جائے باوثوق تو نجس مال کھانے کے بیسیوں نقشے تیار ہو جائیں لوکل، ریجنل یا آل ورلڈ۔ ذرا تصور کیجئے آپ کا شہر یا گاؤں دنیا کے نقشے پر یہ ظاہر کرے کہ اس شہر میں زیادہ لوگ حرام کھاتے ہیں۔ سود کھا جاتے ہیں، چوری، جیب کتری، فراڈ، امانت کا مال کھا جاتے ہیں۔ جوا، سٹہ، غبن رشوت، ملاوٹ خوب کھاتے ہیں جبکہ دنیا کے دوسرے شہروں کا حال اتنا برا نہیں۔ آپ کی بستی دس قسم کا حرام کھا کر دنیا کی ٹاپ ٹین حرام خور خطوں میں سے ہے جبکہ دنیا کے بیشتر گاؤں، قصبے، شہر دو سے چار قسم کا حرام استعمال کرتے ہیں۔ کتنی شرم آئیگی دنیا میں؟ پھر حرام سے بنا، پلا، بڑھا جسم جنت میں تو داخل ہوگا نہیں۔

اگر اسی حالت میں اٹھ گئے جہان سے تو پکے حرام خور بن کر حاضر ہونگے۔ یہی چاہتے ہیں آپ؟ اور مال تھا دوسروں کا جیسے یتیم کا مال، اجتماعی ملکی قومی یا جماعت کا مال، چوری، ڈاکے، غبن کا مال، دوسرے تیسرے وارثوں کا مال، کاروباری پارٹنر کا مال، امانت کا مال تو ہوگئے آپ زیر بار، مقروض

toobaa-elibrary.blogspot.com

۔کہاں سے کرو گے ادائگیاں بروز قیامت؟ جہاں تک معاملہ دنیوی زندگی کا ہے بد معاملہ شخص سے ہر شخص دور بھاگتا ہے۔یار! یہ تیری جیب کاٹے گا، یہ غبن کرے گا، رشوت مانگے گا، جواسٹہ کھیلے گا تو تجھ پارٹنر کو بھی بیچ دے گا، بچ جانا، وغیرہ وغیرہ۔

اب مت مارے گناہ گاروں کی حالت بھی مشاہدہ ہو۔کافر، مشرک، ریاکار، دہریہ سیکولر لبرل اور ایتھئسٹ ، اگناسٹک کالا ہو یا گورا اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی اور کفر اپنا کر حاصل کیا کرتا ہے؟ چندروزہ نفس پرستی، ہوس، بدکاری بدفعلی، چوری یاری ٹھگی، ظلم وستم، ڈاکہ اور حرام خوری؟ بندہ پوچھے یہی کچھ لینے اترے تھے اس جہان پر؟ بس ہو گیا مقصد پورا آنے، تشریف لانے کا؟ اب واپسی کو تیار بیٹھے ہو؟ فرشتہ آئے اور لے جائے؟ اگر تو پیش نہ آیا حساب جیسا کہ خیال ہے تمہارا تو بس چھٹی ہوئی، کھیل ختم۔لیکن اگر پیش آ گیا حساب واحتساب جیسا کہ اللہ کے نبیوں نے بتایا اور متنبہ فرمایا صدی بعد صدی، سبھی اطرافِ عالم میں تو اس کی تیاری کیا ہے؟ کیا جواب دو گے؟ اور وہ تو آخری فیصلے کا دن ہے۔

شکر ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں بندیوں کے گناہوں کو پردے میں کر دیا۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ احتساب نہیں ہو گا۔وہاں تو ایک ایک

بات معلوم ہے اور رکارڈ حاضر مع اسناد۔چھوٹ تو کوئی نہیں۔آخر کار اللہ بادشاہ کسی کا سب ہی معاف کر دے تو کر سکتا ہے مگر وہ شاہی اختیارات کی بات ہے۔کرے تو کرے اگر نہ معاف کرے تو یہ بھی اسے اختیار حاصل ہے۔اور جو تھے بندوں کے حقوق تو وہی بندے معاف کریں تو کریں۔

پھر کیا خیال ہے گناہ کرنا چاہئے؟ اللہ کے بندو! اپنے بادشاہ کی جان جان کر نافرمانی تو بغاوت ہے ۔ذرا سوچو کسی گروہ نے بغاوت کر رکھی ہو بادشاہ کے خلاف اور کوئی تگڑا پڑوسی قبیلہ ان پر چڑھائی کر دے۔اب وہ باغی چاہیں کہ بادشاہ ان کی مدد کرے مگر وہ اپنی بغاوت و نافرمانی کی روش نہ چھوڑیں گے۔کوئی تک بنتا ہے؟؟؟ باغیوں کو تو سزائے موت دی جاتی ہے، تاریخِ بنی آدم بھری پڑی۔کیا یہی مہربانی کم ہے کہ اس قادر مطلق شہنشاہ بادشاہ نے اس امت کے باغیوں پر ہاتھ نہیں ڈالا جیسا کہ پہلی قوموں کی نافرمانیوں گناہوں کی وجہ سے ان پر ڈالا تھا؟ وہ تو قوی متین ذاتِ عالی ہے جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

چاہے جب چاہے کرسکتا ہے۔کبھی چوہڑے چماروں کے ہاتھ سے پٹائی اور کبھی زلزلے سیلاب طوفان وبا قحط بھیج کر وہ تنبیہ کرر ہاہے، سمجھ جائیں۔لیکن اس کریم اور سخی اور مہربان آقا نے ہمارا صفایا نہیں کیا جو وہ کرسکتا ہے، سزائے موت نہیں دی۔شکر ہے۔

یہ حال آ گیا وہ حال آ گیا، ہم حال حال کرنے لگتے ہیں۔اب ۲۰۲۳ کے آخر میں فلسطین پر بم گولیاں گولے برس رہے ہیں۔اڑوسی پڑوسی بھی کانپ رہے ہیں۔امت ساری پریشان ہے۔ لیکن حال بھیجنے والے کی طرف دیکھتے نہیں۔حال تو اللہ بھیجتا ہے، وہی اس کا علاج بھی کرسکتا ہے۔ اگر اللہ زمین کو ہلا دے تو کیا سارے ملک اکٹھے ہو کر اسے روک سکتے ہیں؟ سمندروں کی سطح تھوڑی بلند کردے تو آدھی دنیا کو ڈوبنے سے کوئی بچا سکتا ہے؟ درجہ حرارت ہوا میں کم کردے تو سب سردی سے مر جائیں، بڑھا دے تو جھلس کر ختم ہو جائیں۔بارشیں ہی روک لے تو لوگ قحط سے ہلاک نہ ہو جائیں گے؟ ایک اکیلا اللہ تعالیٰ ہے وہ پاک ذات وہ قوت وہ طاقت جو ہمیں تمہیں ہر دلدل سے نکال سکتا ہے۔اس کے حضور میں سر ڈال کے روؤ پھنس گئے دھنس گئے ہیں، مہربانی کر کے ہمیں نکال۔ہم تیری نافرمانی چھوڑتے ہیں، آج ہی۔گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔اپنے کریم رب تعالیٰ کے حضور میں اعتراف وندامت کا رونا لاجواب نسخہ ہے۔

دیوار گریہ سنا ہے یہ لفظ؟ یہودی وہاں جا کر روتے ہیں، معافیاں مانگتے ہیں...اور مسلمان مسجد اقصےٰ کے سایہ میں پاس لیٹا سوتا رہا بے ہوش۔ہم بھی روئیں، اپنے اللہ کے حضور روئیں۔رب کریم ہمارا بڑا ہی مہربان رب تعالیٰ ہے، جب اس کے حضور جھولی پھیلاؤ گے اس اپنا دوست پاؤ گے۔ورنہ کیا ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے باوجود کافر، مشرک اور ریا کار بن کر اپنے رب تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا چاہتے ہیں؟ بداخلاق و بدکردار ہو کر پیش ہونا چاہتے ہیں؟ یا حرام خور ہو کر ؟ توبہ کرنا، گناہ چھوڑنا، اپنے اللہ کی طرف پلٹنا اک نسخہ ہے تیر بہدف۔اور اگر فرد کی حیثیت میں، قوم کی حیثیت میں گناہ و نافرمانیاں نہیں چھوڑتے اور اپنے اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا رستہ نہیں پکڑتے تو اور بھی زیادہ جوتے پڑینگے، اس میں شک نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ شہنشاہ بادشاہ کے حضور میں رونا، التجا کرنا، دعائیں مانگنا اس میں توبہ بھی ہے زاری

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھی ۔ یہ مجرم بندے بندی کا اقرار جرم ہے، اعتراف ہے۔ غلط رستے سے پلٹ کر در بادشاہ پر آیا ہے ۔ حضور! آپ سچے، آپ کی کتاب سچی، آپ کے نبی ﷺ سچے... میں ہی جھوٹا۔ میں جھوٹے رستے جا نکلا تھا، مجھ سے غلطی ہوئی۔ مگراب میں واپس آ گیا ہوں، آپ کے درِ دولت پر پڑا ہوں ذلیل وخوار۔ مجھے معاف کر دیجئے، گناہ کی گندگیوں سے پاک کر دیجئے...اور صرف آپ ہی تو کر سکتے ہیں ''ومن یغفر الذنوبَ الا اللّٰہ'' اللہ کے سوا گناہ معاف کر بھی کون سکتا ہے؟

پس تم گناہ چھوڑ کر اپنی زندگیاں پاک کرلو پیارو!

قدافلحَ من تزکیٰ. وذکراسم ربہٖ فصلیٰ (الاعلیٰ: ۱۴،۱۵)

''پس کامیاب وبامراد ہوا جو پاک ہوگیا۔ اور اپنے رب تعالیٰ کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا''

ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی پاک وہ ہوا جس نے لا الہٰ الا اللہ کی گواہی دی اور شرکاء کو نکال باہر کیا اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دی (عن جابر بن عبداللہؓ بحوالہ تفسیر مظہری) علماء نے کہا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ سے جس نے مالی کثافت دور کرلی اور نماز سے ظاہری نجاست، اور ذکر خدا سے دل کی کدورت کو اور نفس کو امراض نفسانیہ کی آلائش سے اور اعضاء جسم کو گناہوں کی گندگی سے پاک کرلیا (مظہری) لکھا ہے مراد ہے کفر شرک چھوڑ کر ایمان لانا، برے اخلاق چھوڑ کر اچھے اخلاق اختیار کرنا اور برے کام چھوڑ کر نیک اعمال اختیار کرنا (تفہیم)

اپنے کریم رب تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرو، زاری، خوشامد کرو۔ تذلل اختیار کرو اور اعتراف جرم کے ساتھ شرمساری پیش کرو۔ **فاستغفروا ربکم انہ کان غفّارا** (نوح: ۱۰) ''پس اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بہت معاف کرنیوالا ہے''۔

یہی فرد یہی جماعت یہی اقوام کا نسخہ۔

آج غزہ کے مسلمانوں پر یہود کی بمباری گولا باری ہے (نومبر ۲۳)۔ متاثرہ مسلمان خالی ہاتھ مقابلہ تو کر رہا، بڑی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں اتر رہی۔ مالک ارض وسماء اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں گناہ بلکہ بغاوت ہے وہ چیز جس نے اللہ کی مدد کو امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

اترنے سے روکا ہوا ہے۔ یہود پر کوئی مسئلہ آتا ہے تو توراۃ کھولتے ہیں، کہیں غلطی ہوگئی ہے اسے ٹھیک کریں۔ اس کے مقابل مسلمان نعرہ مارتا ہے "فلسطین"، "فلسطین!"۔ بقیہ وہن ماری، سکرتان ماری امت، بے حسی کا نقشہ اپنے بیڈ روم میں بیٹھی میڈیا چینلوں سامنے سر ہلاتی ہے ہاں ہاں فلسطین بھئی فلسطین۔ کشمیر میں بھی یہی مسئلہ۔ پچھتر سال سے "کشمیر ہمارا ہے"، "کشمیر ہمارا ہے" اور وہ کہیں "کشمیر ہمارا ہے"۔ ایسا ہی حال کم وبیش منڈاناؤ، قبرص، رکھنی، پٹنی وغیرہ۔ ہر جگہ مسئلہ زمین کا اک ٹکڑا بنا لیا بس۔ ٹکڑا ہی نہیں پوری زمین بروز قیامت انسان کے ہاتھ سے نکل جائیگی۔

پیارو! جو لے ڈوبنے والے پتھر حبِ دنیا اور موت کا خوف ہمارے گلے پڑے ہیں ان سے جان چھڑاؤ۔ اِس حالت میں تو نہ امر بالمعروف نہی عن المنکر کرسکو گے نہ جہاد فی سبیل اللہ۔ تم اور تمہارے حکمران کافروں کو ان کے ملٹری ہارڈ ویئر میں تولتے رہینگے تو یہی کچھ ہوگا جو فلسطین میں ہو رہا اور عالم اسلام گنگ۔ صحابہ کرامؓ نے تقریباً تہی اور ضعف کی حالت میں مدینہ پاک سے ہزار کلو میٹر سخت موسم میں بھوکے پیاسے زیادہ تر پیدل ہی آگے بڑھ کر وقت کی فاتح سپر پاور قیصر روم اور اس کی لوہا ڈوبی افواج کو للکارا تھا تبوک سے۔ روم کا ملٹری ہارڈ ویئر نہیں تولا تھا۔ اس فاقے اور تنگی کی مہم خاطر مدینے کی عورتوں نے اپنے آخری زیور چاندی کی انگوٹھی تھی یا چھلہ اللہ کی راہ میں دے دیے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سالوں کے قحط بعد اپنی کھجور کی پکی پکائی فصل جو اُن کی کل معیشت تھی اسے بھول کر اللہ کا حکم پورا کرنے کو سر سے کفن باندھ نکل پڑے تھے۔ پھر اتری تھی اللہ کی مدد اور قیصر چوہیا کی طرح بل گھسا... پیچھے کو بھاگا تھا۔

اگر موجودہ حال میں کہ دنیا جہان کا گناہ ہمارے اندر ہو۔ عقیدے ہمارے ڈھلمل، اخلاق ہمارے خراب، حرام خوری ہم میں عام، عیش اور جہل کے نشوں میں پڑے ہوں، اللہ کا دین ہمارے کسی کام، نظام کے اندر دور دور تک نظر نہ پڑتا ہو اس کے باوجود ہم نام کے مسلمانوں کو کافروں پر اللہ تعالیٰ فتح دے دے تو وہاں جا کر گناہ وخرابی ہی پھیلائیں۔ اسلام کا نام بدنام کریں اور جو تھوڑا بہت نظم وضبط وہاں پہلے سے موجود اور چنگا مندا سسٹم چل رہا ہو اسے برباد کریں۔ تو فائدہ ہوگا یا نقصان؟ پس اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت کہ اپنی مخلوقات کو نقصان پہنچائے، تباہی، بربادی پھیلائے؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

کوئی اللہ کا بندہ نہیں کہتا کہ اس زمین آسمان اور بنی آدم کے خالق نے جو زندگی اپنے اس کرہ ارضی پر گزارنے کو اولادِ آدم یہاں لائی، پھیلائی اس کا نام ہے اسلام۔ وہ زندگی آخر کار آ کر ہم کو محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ وہ زندگی ہم نے اختیار کی ہے۔ وہی زندگی دینے آئے ہیں تم کو۔ اسے اختیار کرلو تم ہمارے بھائی ہو، جو حقوق ہمارے وہی پھر تمہارے۔ اس کے بعد جو کافر مسلمانوں پر چڑھائی کرے گا تو اللہ تعالیٰ شہنشاہ بادشاہ کی مدد مسلمان کے ساتھ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں والی زندگی بسر کرتا اپنا وقت پورا کرے گا مسلمان تو اللہ کریم کی جانب سے فرمان ہوگا بوقتِ رخصت:

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ . ارْجِعِىْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً . فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ. وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ (الفجر: ۲۷ تا ۳۰)

''اے وہ جان جو (اللہ کی فرمانبرداری واطاعت میں) چین اطمینان پا چکی! اپنے رب (تعالیٰ) کی طرف اس طرح پلٹ کر آجا کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی۔ اور شامل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں۔ اور داخل ہو جا میری جنت میں''

مٹی پتھر پہاڑ سمندر پانی کے لیے لڑنے میں یہ بات پیدا نہیں ہوتی۔ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کچھ ٹکڑا دے دیتا ہے، پھر اس کی وراثت بدلتا رہتا ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا:

تلک الایام نداولها بین الناس (سورۃ آل عمران: ۱۴۰)

''اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں''۔

اگر مسلم و کافر زندگیوں میں کوئی فرق نہیں تو کشمیر کیا پورا ہند لے کر کے بھی کیا کرینگے؟ کہ آ گئے ہیں تمہاری گردنیں اتارنے۔ برہمن پوچھے کہ مہاراج! ہماری گردنیں کیوں کاٹنا چاہتے ہو؟ کہ یہ تو ہمیں بھی پتہ نہیں لیکن تمہیں نہ چھوڑیں گے۔ وہ کہے سرکار! آ ہی گئے ہو تو گیس کا سلنڈر سستا کر دو پلیز۔ دال سبزی کے ریٹ ہی کم کر دو، لوگ مہنگائی سے پریشان ہیں پٹرول ڈیزل بہت مہنگا ہو گیا ہے اس کو سستا کر دو۔ کافر کا مطمع نظر تو بس دنیا کی چندروزہ زندگی ہے، آگے کچھ نہیں... تو کرو اب

toobaa-elibrary.blogspot.com

سستا!

اختتامیہ:

یہاں محض اتنا عرض کیا جارہا ہے کہ فیصلہ کرلیں کیا ہم اتفاقیہ مسلمان ہیں کہ کسی مسلم گھرانہ میں اپنی مرضی بغیر پیدا ہو گئے یا ہم اردے نیت فیصلے سے سوچ سمجھ کر مسلمان ہیں۔واقعی مسلمان ہیں تو جو زندگی غفلت، جہالت، گناہ میں جیسی کیسی گزر گئی معافی مانگ لیں، آگے کو توبہ کرلیں اس مہربان آقا ومولا تعالیٰ کی نافرمانی کم ازکم باقی زندگی میں نہ ہو...اور یہی چیز پوری انسانیت کو پیش کریں۔عقیدہ ،لقمہ اور اخلاق جیسی لائنوں کے گناہ ہماری زندگی میں بالکل نہ ہوں۔کسی بھیڑیے، اژدھے، مگرمچھ کے چرنوں میں ہاتھ جوڑتے گرگر مشرک نہ ہوں۔آنے والے وقتوں، قبرحشر، مُلحمۃ الکبری بڑی جنگ، غزوہ ہند، فتنہ دجال اور یاجوج ماجوج کا سامنا کرنے کی تیاری کرلیں۔

راقم اقرار کرتا ہے وہ اک انپڑھ بندہ، ''آگ! آگ!!'' شور مچائے۔اہل اللہ، اہل علم وفضل اور اہل فن سے التماس ہے ان حروف کی اصلاح فرمائیں اور ترکِ معاصی پر صحیح جاندار بات امت کو بتائیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارینِ خیرا۔اللہ کریم سے دعا ہے اپنے کرم سے احیاءِ دین کی محنتوں پر اہلوں کو کھڑا کردے۔اور اپن خیال میں تو اللہ کے فضل سے ساری ہی کلمہ گو امتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اہل ہے۔

سیرتِ مطہرہ، کچھ خوشبو کچھ باتیں

مولف: ابنِ صدیق

عرب کی تاریخ وجغرافیہ، نبی کی سیرت قرآن کی آیات میں

عبادات، اخلاق، معاشرت وآدابِ زندگی، معاملات، مکی زندگی، ہجرت، مدنی زندگی، جہاد، جہانبانی، اسلام کا نظامِ معیشت، نظامِ ریاست وسٹیٹ، انسانِ کامل

زندگیاں صحابہ کی، خلافتِ راشدہ، مہاجرین، انصار، السابقون الاولون

امت کی تاریخ سے اہم اسباق

دو جلدیں، صفحات: 1100 ہدیہ مکمل سیٹ: 1000 روپے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نظرات

ابنِ صدیق

بڑے انویسٹر، چھوٹے بچتی

سوال ہے: کیا مل رہا جناب کو بچتیں کر کر؟ جو پیسہ جناب پیٹ کاٹ کر بنیا کی طرح بچا بچا رکھتے ہیں، ایک سال میں اگلے سال کی قدر، ویلیو، قوتِ خرید آدھی رہ جاتی ہے۔ تکلیف اٹھائی، تنگی ترشی کاٹی، پریشان بھی رہے اور ہاتھ کیا آیا؟ صرف گھاٹا۔

والعصر . ان الانسان لفی خسر..."

قسم زمانے کی! انسان گھاٹے میں جا رہا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تو مال کے بارے میں یہ تھا کہ آیا نکالا، آیا نکالا۔ فی الفور نکالنے کی فکر و کوشش ہوتی تھی۔ دینار و درہم نے کاشانۂ نبوت شریف میں رات نہ گزاری۔ کبھی پیسہ جوڑ جوڑ نہ رکھا۔ چنانچہ پوری حیاتِ مبارکہ میں زکاۃ کبھی آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض نہ ہوئی۔ فرض تو اس پر ہو جس کے پاس مال جمع ہو اور پورا ایک سال گزر جائے۔ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سائل کو محروم نہ لوٹاتے۔

یہ نوٹ، یہ دولت، کرنسی معاشرے میں جتنے ہاتھ بدلتی ہے، اتنے ہی لوگوں کے کام نکلتے ہیں اور سوسائٹی خوشحال۔ جتنا انہیں چھپا چھپا رکھو، روکے رکھو، لوگوں کے کام کاج رکے رہیں گے۔ لوگ تنگ دست، مفلوک الحال اور پریشان رہیں گے۔ مثال کے طور پہ دیکھو آپ علی الصبح گھر سے نکلے گوشت خریدیں۔ قصاب نے وہی آپ والا نوٹ دے کر بیٹے سے کہا حجامت کروا کے آؤ تمہارے بال بہت بڑھ گئے ہیں۔ حجام کی بیٹی کو کپڑے بنوانے تھے، وہی نوٹ کپڑے کی دکان پہنچ گیا۔ بزاز کا پنکھا خراب تھا سخت گرمی میں اس نے الیکٹریشن بلایا ٹھیک کرے اور نوٹ اسے دیا۔ الیکٹریشن کا بیٹا پہنچ گیا، اکیڈمی جانا ہے، فیس چاہیے۔ اکیڈمی والوں کو نیا موبائل ضرورت ہوا وہی نوٹ موبائل شاپ پہنچا۔ دکاندار نے کمپنی کو پیمنٹ کرنا تھی، اس میں وہ نوٹ بھی چلا گیا۔ کمپنی نے سرکاری ٹیکس جمع کروانا تا، جس میں وہ نوٹ سٹیٹ بینک میں جمع ہو گیا، اور اسے گلا سڑا پا کر جلا دیا اور اس کی جگہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نیا نوٹ جاری کر دیا گیا۔ یہ اک فرضی مثال ہے، مگر آپ دیکھ سکتے ہیں ہاتھ بدلتی دولت سے ایک ہی دن میں سوسائٹی کے کتنے کام نکل آتے ہیں۔

یہودی نے دنیا بھر میں الٹی اکنامکس، معاشیات پڑھائی۔ وہ خرچ کی حوصلہ شکنی اور بچتوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور ذرا سا سود کھلا کر لوگوں کی وہ تمام رقم اپنی تجوری میں ڈالتا اور اسی رقم سے لوگوں میں اپنے قرضوں کے جال پھیلا کر قوم کو لوٹ لیتا ہے اور اب تو پوری دنیا لوٹ رہا۔ یوں ۹۰ فیصد لوگوں کے کام رکے رہتے ہیں اور معاشرہ افسردہ، ڈپریشن کا شکار۔ قصاب کہتا ہے گوشت نہیں بکتا، حجام ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا، بزاز کی شکایت ہے لوگ کپڑا نہیں خریدتے، الیکٹریشن فارغ بیٹھا، اس کا لڑکا پڑھنے نہیں جا سکتا، موبائل بکنے کم ہو گئے، شاپ اونرز اور کمپنی پریشان اور سٹیٹ ریونیو بھی متاثر۔

آپ بڑے انویسٹر ہیں یا چھوٹے بچتی آپ گھاٹے میں ہیں۔ آپ کی دولت ڈپریشئیٹ ہو رہی ہیں اپرشئیٹ نہیں۔ ان کی قدر و ویلیو کم ہو رہی بھلے عدد، ہندسوں میں رقم بڑھتی رہے۔ انفلیشن ریٹ ملک بلکہ دنیا میں اوسط شرح سود سے زیادہ ہے۔ پس آپ کی رقوم کی قوتِ خرید گرتی جا رہی مسلسل۔ لیکن پیارو! یہ گھاٹا اصل نقصان کے مقابل کچھ بھی نہیں، بڑا نقصان آگے ہے اور سود کھانے کھلانے کی سزا ابھی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔

" قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ‎.‎ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ‎.‎ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ‎.‎ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا" (سورة الكهف ، رقم الآيات : ١٠٣ الیٰ ١٠٦)

" کہہ دو کیا ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں؟ وہ لوگ جن کی کوشش محنت دنیا میں برباد ہو گئی اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب تعالیٰ کی نشانیوں کو اور اس کی ملاقات کو انکار کیا، پس

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان کے عمل ضائع ہوگئے۔ہم قیامت کے روزان کی خاطرکوئی میزان قائم نہ کریں گے،
یہ ان کی سزا ہے، جہنم۔اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور ہمارے
پیغمبروں کی ہنسی اڑائی۔

دنیاوآخرت کےنقصانات سے بچو پیارو!اپنی آخرت میں کروانویسٹ۔ایک کے ستر تو کم ازکم مل ہی جائیں گے ورنہ تو سات سوگنا۔اورولدینا مزید (ہم اپنے پاس سے اور بھی دیتے ہیں، زیادہ اور زیادہ) جو پیسہ دنیا پر کہیں لگادیا وہ ختم ہوگیا، اس کا فائدہ بھی ختم ہوگیا۔لیکن جو اللہ تعالیٰ کے خزانے میں جمع کروادیا، اس کا نفع ہمیشہ ملے گا، کبھی ختم نہ ہوگا۔

سائل کوخالی ہاتھ واپس نہ کرو، خواہ ایک کھجور ہی اس کے پھیلے ہاتھ پہ رکھ دو۔اس پر شکر کرو کہ تمہیں حاجت مند ڈھونڈنے کو کہ آپ کا صدقہ قبول کرلے مارا مارا پھرنا نہیں پڑا، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے اس کوآپ کے دروازے پر بھیج دیا۔

پھرانسان جواس میدان کی مار کھاتا ہےتو اولاد کی بے جا محبت میں۔بچوں کا مستقبل بن جائے۔ بچوں کے لیے کچھ بن جائے، کوئی چیز، پلاٹ، زمین، مکان، کاروبار، جائیداد۔بیشتر بچوں نے بھول کے بھی فاتحہ پڑھنے ماں باپ کی قبر پہ نہیں آنا۔اور بعضوں نے تو وراثت پر یاروں کے ساتھ مل کر گلچھرے اڑانا ہیں۔وہ بے صبری سے ماں باپ کے مرنے کا انتظار کرتے ہیں۔بعض بہن بھائیوں نے آپس میں دست وگریبان بھی ہونا ہے۔سب سے زیادہ نکمی اور ہڈحرام اولاد زیادہ دولتمندوں ہی کو نصیب ہوتی ہے۔غریب کا بچہ اکثر محنتی اور ہمت والا ہوتا ہے۔گورا تو نہیں اولاد کو وراثت دیتا۔جائیداد، جمع، جمیعت پی پی کرختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔زیادہ ہی جمع کرلیا ہواور ختم نہ کرسکتا ہوتو وقف وغیرہ بناتا ہے۔

اولاد کے بارے کہتا ہے یہ خود محنت کریں، کمائیں۔ان کے معاشرے میں ایسا بندہ ملنا مشکل ہے جو محنت مزدوری نہ کرتا ہو۔ہڈحرام وہاں نہیں ہوتے۔کاش کوئی جائے انہیں آخرت سمجھائے۔پھر ہمارے امیرزادوں پاس آئے اورانہیں محنت سکھائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

نظرات ابنِ صدیق

راستہ ایک ہی ہے

جیسا آج اواخر ۲۰۲۳ء میں پورا عالِم اسلام لم لیٹ تو لہ ماشہ یہود سے مار کھا رہا ہے، سوال ابھرتا ہے راستہ کیا؟ بڑے بڑے دانشور نصف صدی سے بتا رہے تھے "تعلیم" ہر کوئی دیکھ سکتا ہے، آدھی دنیا قریب قریب سو فیصد تعلیم یافتہ ہو کر بھی زبوں حالی میں ہے اور یہ کہ ہمارا برصغیریوں کا نظامِ تعلیم ماسوا سستی لیبر پیدا کرنے کے نہیں۔ دنیا بھر میں آدھی تنخواہ پر کام کرنے کو سارا زور لگا کر پہنچ رہے ہیں۔ اس تعلیم نے انسان کو انسانیت سے دور ہی کیا قریب نہیں۔ پھر اس تعلیم کے نتائج میں سے ہوا ہے، مایوسی کا پھیلنا اور جرائم کا بڑھتی رفتار سے بڑھنا۔ انپڑھ لوگ وہ طریق ہائے واردات سوچ بھی نہیں سکتے، جو زیادہ تعلیم یافتہ اختیار کرتے ہیں۔ اسی تعلیم کے نتیجے میں بیروزگاری، احساسِ محرومی، ڈپریشن، جھوٹ، منافقت بڑھی ہے اور بڑھ رہی ہے۔

یکے بعد دیگرے کئی حکومتیں یہ نعرہ لگاتی آئی ہیں "انڈسٹری لگاؤ" باہر سے انویسٹمنٹ لاؤ، جابز ملیں، ایکسپورٹ زیادہ ہو، آمدنی زیادہ ہو۔ اتنے میں کئی ملک پیدا ہو گئے، جنہوں نے آپ کی پیداواری لاگت سے کم پر بہتر مصنوعات لا کر دنیا کی منڈیاں بھر دیں۔

باہر سے انجکشن لگا زراعت اٹھاؤ تم زرعی ملک ہو۔ بجلی، ڈیزل مہنگا ہونے سے زراعت خاص تو نہ اٹھ سکی، البتہ ٹریکٹر کی برکت سے کسانوں کی فرصت بڑھی تو آپس کی لڑائیاں جھگڑے بڑھ گئے، اور عدالتی نظام پر بوجھ۔

ایک صاحب آئے تمہاری خارجہ پالیسی کا فیلیور ہے، دوست کم رہ گئے، دشمن زیادہ ہو گئے۔ میں تمہیں دوست بڑھا کر دکھاتا ہوں۔ دیکھو ان چند سالوں میں فلانا کافر بھی اپنا یار بن چکا فلانا بھی۔

حاصل تو کچھ نہ ہوا، انتشار ہی پھیلا۔ ایڈ کے نام پر قرضے بڑھے، ہماری سجدہ گاہیں بڑھ گئیں۔

اگر تو کھا چاٹ کر جہان چھوڑنا ہے، کافر کی طرح تو بھلے کافروں کو امام مان کر ان کے پیچھے چلتے رہو۔ اس طرح ٹامک ٹوئیاں مارتے زندگی کے باقی سانس پورے کرتے کافر کے پیچھے پیچھے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوزخ جاؤ۔ چاہو تو جس ہستی نے اس کائنات کو اور تم کو پیدا کیا ہے، اسے پوچھ لو کریں کیا۔
اللہ تعالیٰ کا دینِ کامل صرف نماز روزے کو نہیں اترا۔ بندگی کسی نہ کسی شکل تو پرانی پہلی اور ارائی پرائی قومیں بھی کرتی تھیں کرتی ہیں۔ دینِ کامل پوری انفرادی اجتماعی ترتیب زندگی سکھاتا ہے۔ اس میں جہانبانی، حقوق العباد، اخلاقیات سب موجود ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دین اترا سوسائٹی کے سبھی طبقات کو کافی ہوا۔ ایسا نہیں کہ مردوں سے مخاطب ہوتا ہو عورتوں کو چھوڑ دیا ہو۔ بوڑھے بڑھیا سے بات کرتا ہو نوجوان اور لڑکیوں کو چھوڑ دیتا ہو۔ صرف غرباء کو ایڈریس کرتا ہو امراء کو چھوڑ دیتا ہو۔ عدل تو اسی چیز کو کہتے ہیں جس میں سب اہلِ حقوق کا برابر خیال رکھا جائے، اور اسلام کا یہ توازنِ میزان دنیا بھر کے کسی دوسرے دین میں نہیں۔
کچھ لوگ ہاتھوں گھڑے لکڑ پتھر لوہے سامنے جھکے اور سجدہ ریز ہیں۔ نہ اس مذہب میں ایمان ہے نہ کردار۔ کچھ لوگوں نے اپنے گرو پوجا کو ایسا بڑھا رکھا ترکِ دنیا کو مائل ہیں، اب اس میں ہے کہیں توحید وایتاءِ حقوق؟ کچھ نے آگ جلائی اور اسی کے سامنے گر پڑے۔ کچھ نے سیدھا رستہ دکھانے، اللہ کی طرف بلانے والے ہی کو الٰہ اور معبود ٹھہرا لیا۔ یہود کے پاس توحید تھی، مگر اسے گھر میں بند کر کے انسانیت کو محروم رکھا اور اپنے علاوہ بنی آدم کے حقوق نہ جانے۔ باقی بھانت بھانت کلٹ، کوئی آباء پرست کوئی نفس پرست۔ نئے نئے دین بھی نکلے زَر پرستی، زَن پرستی، جاہ پرستی، کہاں ہے عدل؟
پس تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلنے لگ جاؤ مسلمانو! رستہ بچاؤ کا، ترقی، حفاظت سب کا یہی ہے، اور اپنا مطمحِ نظر یہ چند زمینی سال نہ بناؤ، ہمیشہ کی زندگی پر نظر لے جاؤ، وہ ٹھیک ہو گئی تو یہاں بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ اُسے بگاڑ کر دنیا کبھی ہماری ٹھیک نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ خالق مالک و بادشاہِ حقیقی کے نزدیک ترجیح آخرت کو ہے۔ اُدھر سے کام بناتے بناتے دنیا کی چند روزہ کی طرف آتے ہیں، جل جلالہٗ عز اسمہٗ۔ پس رستہ کون سا ہوا؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
کوئی دوسرا رستہ پکڑو گے تو آخرت تو ماری ہی جائے گی، دنیا جو تمہیں عزیز ہے، کبھی کلمہ گو کے ہاتھ نہ آئے گی، اگر اس نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا رَستہ چھوڑ دیا ہوگا۔ دیکھتے نہیں ہو کائنات کا خالق مالک جل جلالہٗ کتنے زلزلے سیلاب وبائیں جنگیں بھیج رہا تاکہ رستے پر آجائیں سب۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

نظرات　ابنِ صدیق

تیاری کرو مسلمانو!

غزہ فلسطین کے حالات آپ نے دیکھ لیے اواخر ۲۰۲۳ء۔ اس کے نتائج واثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عالمِ کفر اب اور بھی شیر ہوگا۔ ہتھیار، ٹیکنالوجی، مال پہلے ہی ان کے پاس زیادہ تھا، اب انہوں نے عالمِ اسلام کی اوقات وقعت دیکھ لی۔ مسلمانوں کی ساٹھ بادشاہیوں کا وہن اور سکرتان عملاً ملاحظہ ہو گیا۔ دنیا کی محبت اور موت کا خوف وہن کہلاتا ہے اور سکرتان کا مطلب ہے دو نشے، عیش کا نشہ، جہالت غفلت کا نشہ۔ ان میں عالمِ اسلام پھنسا ہے آج۔ پس اللہ رسول کے دشمن کافر اللہ کی زمین پر جگہ جگہ مسلمانوں پر حملے بڑھا دیں گے اور انہیں برائے نام مسلمانوں، زیر و حکومتوں سے کسی رٹیلیئشن، بدلے کا خوف نہ ہوگا۔ مسلمانوں کا رعب اور خوف کافروں کے دل سے نکل چکا۔ اب وہ عین حدیث پاک کے الفاظ کے مطابق گرد و پیش پھیلی اِرہ غیرہ قوموں کو اسلام اور مسلمان پر چڑھائی کرنے کی دعوت دیں گے، جیسے دسترخوان پر بیٹھے لوگ اپنے دوست احباب کو بلاتے ہیں، آؤ کھانا کھاؤ۔

غزہ صورتحال میں مسلم حکمرانوں اور افواج کا رویہ آپ نے بھی دیکھا۔ مستقبل میں اس سے بہتر کی توقع مت رکھنا۔ اللہ تعالیٰ اپنے قدرت کرم سے کسی بادشاہ وزیر کو ہمت اور توفیق دے دے تو الگ بات، تم تو اپنی نگاہ بس اکیلے اللہ تعالیٰ ہی پر رکھنا، اور جو ہمت کوشش کر سکو خود کرنا۔ شاید یہ جہاد فی سبیل اللہ کا آخری موقع ہو، اللہ کی زمین پر قبلِ قیامت۔ فلسطین میں عورتیں بچے ضعیف فریاد کر رہے تھے الٰہی! اس ملک کے ظالموں سے ہمیں بچا، اپنے پاس سے ہمارا کوئی حامی و مددگار بھیج۔ خطرہ ہے اب دنیا میں جگہ جگہ یہ فریاد اٹھنے لگے۔ امت کے جس کونے سے پکار اٹھے ان کی مدد کو پہنچو۔ ان جنگوں کو مقامی مسئلہ نہ سمجھ لینا جیسے غزہ کی لڑائی یا فلسطین کی آزادی، نہیں نہیں۔ اب یہ آل ورلڈ حق و باطل کی جنگ ہے، جہاں ہو، جو نام ہو۔

مسلمان اللہ کے فضل سے ''اشداء علی الکفار رحماء بینهم'' ہوتے ہیں (الفتح:۲۹) یعنی کافروں پر سخت آپس میں رحمدل۔ پس اللہ، رسول کی بتائی آخرت کو ماننے والے مسلمانوں کا شعار

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے، اپنے مظلوم بہن بھائیوں کی مدد کرنا۔ دیکھیے:

" فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا. وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا .الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا" (سورۃ النسآء : ۷۴ الیٰ ۷۶)

"تو جو لوگ آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی بیچنا چاہیں انہیں چاہیے اللہ کی راہ میں جنگ کریں، اور جو اللہ کی راہ میں لڑے، پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم عنقریب اس کو بڑا اجر وثواب دیں گے اور تمہیں کیا ہوا کہ اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعا مانگتے ہیں: پروردگار! ہم کو اس شہر سے جس کے باسی ظالم ہیں نکال۔ اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی جانب سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔ جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ کے لیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کے لیے لڑتے ہیں، پس تم شیطان کے یاروں سے لڑو بے شک شیطان کی چالیں نہایت کمزور ہوتی ہیں۔

اپنے گاؤں، بستی یا شہر کنارے تربیت شروع کر دو پیارو! ورزش، دوڑ بھاگ، تیرنا، روزہ اور نماز۔ پرانے فوجی ریٹائریز کے لیے لاجواب موقع ہے۔ اول تو خود نکلنے اور اپنے تجربہ سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کی نیت کریں اور جو خود نہ جا سکتے ہوں اپنے علاقے میں نوجوانوں کو تربیت دیں اور تیار کریں۔ پلے گراؤنڈیں، پبلک پارک اور کھلی جگہیں خوب استعمال کریں۔

خلافت ختم اعلان ۱۹۲۴ء سے پہلے ترک میں دستور تھا کہ جب گندم کی فصل کھیتوں سے گھر پہنچ جاتی تو گاؤں گاؤں ڈھول بجنے لگتے۔ بوڑھے، بچے، جوان سارے مرد گھروں سے نکلتے اور انہی کھیتوں کو اکھاڑے بنا کر چالیس روز ٹریننگ لیتے: ورزش، کشتی، ڈنٹر بیٹھک، شمشیر زنی، نشانہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بازی۔ زیتوں کی تیل مالش ہر کسی کے لیے فری۔ بڑے اور پرانے درختوں کے تنے کھود کر زیتون کے تیل سے بھر دیتے، آؤ مالشیں کرو، کسرت کرو، جوان ہو جاؤ۔ ہر بستی کی جماعت کو لے کر پھر گاؤں کے مولوی صاحب نکلتے اور ولایت میدان پہنچتے۔ ترکی میں ولایت ضلع کو کہتے ہیں۔ یہاں تنظیم ہوتی اور جھنڈے ملتے۔ انتظار ہوتا کہ حضرت خلیفہ صاحب کا علان ہو تو پتہ چلے اس سال کس محاذ پر چلنا ہے۔ جب اعلان آجاتا اسی جانب کو سارے لشکر چل پڑتے۔ گاؤں کا جو لڑکا اِس سال پندرہ سولہ کا ہوا ہوتا اس کی نانیاں دادیاں خالائیں پھوپھیاں اسے لے کر میدان پہنچتیں اور مولوی صاحب کے حوالہ کر کے کہتیں گوشت آپ کا ہڈیاں ہماری۔ یعنی اسے گھر واپس مت کرنا، شہادت پا جائے تو بس دفن کو لانا۔ اک اللہ کے نام پر یہ تھے جذبے۔ جب تک رہا جہاد فی سبیل اللہ، مسلمان جہان پر غالب تھا اور یورپ ترکی تلوار کے نیچے تھراتا کانپتا دعائیں مانگتا الٰہی! سردیاں جلدی بھیج، برفباری جلدی بھیج کہ ترک واپس جائیں۔

ہر دور کی تیاری اس کے ویپن سسٹمز کے مطابق ہو۔ چھوٹے ہتھیار پستول خنجر بندوق تو سامانِ سفر سمجھو جیسے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہاں تلواریں تھیں۔ لڑائی کا صحیح ہتھیار وہ جس میں رَمی کی قوت ہو۔ یعنی محفوظ فاصلے سے دشمن پہ فائر کرنا۔ ہتھیار آج ٹویلو پوئنٹ سیون (12.7) وغیرہ معلوم دیتی ہیں مارنا برسٹ ہو یا سنائپر۔ دشمن کو دور سے بھگا دیتی ہے ہیلی کاپٹروں سمیت۔ چار کی جماعت مل کر استعمال کرے تو آسان رہے۔ ہموار جگہ دو پہیہ کیرج پر ہوں جیسا ائیر پورٹ مسافر اپنا بیگیج لے جانے کو استعمال کرتے ہیں۔ چار جگہ پارٹس اور ایمو، سامان تقسیم کر لیں۔ پہاڑی اونچ نیچ میں خچر، گدھا، گھوڑا لا جواب۔ قدرے بڑے ہتھیار مہیا ہونے کا امکان ہو تو اے ٹی جی ایم ہے ٹینک شکن اور سٹنگر وغیرہ نیچی پرواز کرتے جہازوں کے خلاف۔ زیادہ سے زیادہ رینج والی ہوں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ”ان القوۃ رمی“ (بے شک طاقت رَمی سے یا دور سے پھینک مارنے میں ہے) سے مطابقت ہو۔

آر پی جی بھی ٹھیک گو رینج کم ہوتی ہے اور دراصل تو ہتھیار وہ اچھا جو موقع پر کام دے جائے اور یہ اللہ کریم ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ افسوس مسلمانوں کو توجہ نہیں کہتے ہیں، خرید کر چلا دیں گے

toobaa-elibrary.blogspot.com

حالانکہ ہتھیار سازی میں خود کفیل رہنے کی کوشش چاہیے۔ بوقتِ ضرورت درامد نہ ہو سکے تو کیا کریں گے؟ میدانِ جنگ ہو یا محاذ فرنٹ سواری کو بڑی گاڑی استعمال نہ کرنا کہ وہ دشمن کا ہدف آسانی سے بن جاتی ہے، جبکہ اکا دکا پیدل کو عام طور سے دشمن ٹارگٹ نہیں کرتا۔ اسپیڈ کی ضرورت ہو تو بائیک استعمال کر لینا، موٹر سائیکل۔ یہ بڑا ٹارگٹ نہیں بنتا۔ ہاں دشمن کی رینج سے نکل کر بڑی گاڑی بس، ٹرک وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔

خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قیصرِ روم پر محاذ کھولا بغیر کسی فوجی تیاری کے تو مجاہدین کو جو ہدایات دیں انہیں یاد رکھنا۔ کسی عبادت گزار راہب کو ہاتھ نہ لگانا، کسی عورت، بچے، بوڑھے کو قتل نہ کرنا، پھل دار درخت نہ کاٹنا، کسی آباد جگہ کو ویران نہ کرنا، بکری اونٹ کو خوراک سوا ذبح نہ کرنا، نخلستان نہ جلانا، مالِ غنیمت میں غبن نہ کرنا، بزدل نہ ہونا۔ (تاریخ الخلفاء، ص:۹۶)

اگر تمہارے امیر صاحب یا کمانڈران میں سے کوئی بات بھول جائیں تو انہیں یاد کروا دینا۔ مگر اس سے بھی پہلے اہمیت اللہ، رسول کے احکامات کی ہے۔ اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت سے جانا اور کسی سلام کرتے، کلمہ پڑھتے اسلام کے دعوے دار پہ ہاتھ نہ اٹھانا۔ اللہ سے مدد مانگ کر کفر کا صفایا کرنے میں پوری قوت وصلاحیت لگا دینا، ضربتِ کاری کا ہے مقام۔ کچھ زادِ راہ ساتھ لے لینا، کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا نہ پڑے۔ رقم ہو تو سونے چاندی میں ڈھلوا لینا، ہر ملک علاقے میں چل جائیں گے۔ کاغذی کرنسی کا اعتبار نہیں۔ ہو سکے تو اک چھوٹا سا ڈرون بھی ساتھ رکھنا، انسان کو اپنے گرد و پیش سے بے خبر نہیں رہنا چاہیے۔ یہ شہزادگی کا محلّہ نہیں۔ ایک غلط قدم اور پار۔ اپنے امیر کی اطاعت کرنا۔ دوستوں ساتھیوں سے نہیں لڑنا، الجھنا۔ اپنی حفاظت کا سامان ہر وقت رکھنا۔ زیادہ وقت ذکر اللہ، درود شریف اور استغفار میں یا دعا تلاوت میں گزرے اور جماعت کی خدمت میں۔ دونوں آخری پارے تو حفظ کر ہی لینا، پھر قیام اللیل تہجد میں لطف سے معانی پہ نظر رکھتے پڑھا کرنا۔

اکیلے اللہ کی مدد پر بھروسہ ہو اور اسی کی رضا حاصل کرنے کو یہ نکلنا ہو اور ہماری ہر حرکت وسکون۔ کم کھانا، کم سونا، کم بولنا عادت بنا لو اور موت کا خوف دل سے نکال دو۔ وہ ایک ہی دفعہ آتی ہے، وقت سے پہلے نہیں آتی۔ موت سے ڈرنے والا روز مرتا ہے، بلکہ ہر وقت۔ گھر کے لوگوں کو راضی کر کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نکلو ناراض کر کے نہیں۔ اللہ کے رستے میں نکلنے کی ضرورت واہمیت اور جہاد کے فضائل و فائدہ انہیں بتاؤ، اور کہ کیسے کافر مسلمانوں پر کھچے چڑھے آتے ہیں۔ اگر دشمن کو اس کے گھر پر نہ روکا گیا وہ ایک دن یہاں پہنچے گا۔ پھر ہمارے انگلش میڈیم چھپے پھرتے نوجوانوں کو بھاری بوٹوں میں روندتا کیڑے مکوڑوں کی طرح مارے گا اور ہماری ماؤں بہنوں کے ساتھ کیا کیا کرے گا۔

اپنا مورچہ کبھی مت چھوڑنا چاہے سارے ساتھی مر جائیں۔ جب تک اوپر سے آرڈر نہ مل جائے۔ اپنے اللہ سے دعا میں ضرور لگے رہنا ہر حال۔ زخم، بیماری، فاقہ سے نہ گھبرانا۔ یہ اللہ کے رستے کے تحائف ہیں اور تمہارے درجے بلند کروانے والے۔ اگر شہادت مقدر ہے تو سیدھی جنت، نہ حساب نہ کتاب، نہ سوال نہ جواب۔ اگر زندگی ہے کسی کا باپ بھی بال بیکا نہیں کر سکتا، ان شاء اللہ غازی بن کر لوٹو گے، اور بچوں بالوں کو بہادری وعزیمت کے سچے واقعات سنایا کرو گے، اور ان شاء اللہ ان شاء اللہ کافروں کو ان کی اوقات یاد دلا کر واپس آؤ گے۔ پس تم اس آیت پاک کو ہمیشہ یاد رکھنا:

”اِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ“ (سورۃ آلِ عمران: ۱۶۰)

”اگر اللہ تمہارا مددگار ہے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا، اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کرے؟ اور مؤمنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں“

اب اگر میرے پیارو! واقعی دل سے چاہتے ہو سب سے بڑی طاقت وقوت اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو جائے تو میرے پیارو! اللہ کی نافرمانی چھوڑ دو، گناہ کو زندگی سے نکال دو، پورے پورے اللہ کے دین میں داخل ہو جاؤ۔ جیسے کافروں، انکاریوں، مشرکوں پر اللہ کی مدد نہیں اترتی، اسی طرح اللہ کے باغی، نافرمان، گناہ گاروں پر بھی نہیں اترتی۔ ایک طرف کفر ہو تو دوسری طرف پورا ہو اسلام، فرشتے اتریں تو انہیں فرق نظر آئے۔ پوری امت کے اندر تحریک ترکِ معاصی کی ضرورت ہے، ہر جگہ۔ اپنے رب تعالیٰ کو اس کی نافرمانیوں سے ناراض کر رکھا ہے۔ اس بغاوت اور نافرمانی، ڈِس اوبیڈئنس کی صورت میں اللہ کی مدد کیسے اتر سکتی ہے۔ یوں تو سختی، پٹائی، تنبیہات بڑھیں گی۔ لیکن اگر پلٹ آویں اللہ رسول کی فرمانبرداری کی جانب تو ان شاء اللہ کام بن سکتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

کٹھرا

ابنِ صدیق

یہود کے نام خط!

Letter from Islamabad

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful

O, Children of Israel!

We are with you in your hour of sorrow. Forty plus precious lives lost in a stampede yesterday, so tragic. You are progeny of prophets. You are the chosen people. You have qualities and attributes. You deserve to lead the mankind to Paradise, if you follow the right path, i.e. the last & final Divine Message.

Prophet Ibrahim the Patriarch (peace & blessings of Allah be upon him ever and ever) is equally revered by you and by us. Islam is precisely the way of Ibrahim a.s. Muslims worldwide are considered Millat-e-Ibrahimi. He with his first son, Ismail (alaih assalam) built the Holy Kaba in Macca Mukarramah as was commanded by Allah Almighty.

The Final Prophet, Muhammad (peace & blessings of Allah be upon him ever and ever) is your cousin from the Ismailite branch. He is no stranger to you, nor is his Unitarian Message. You recognize him

toobaa-elibrary.blogspot.com

as you recognize your sons. Accepting him and his mission does not bring you any harm. On the contrary it will add to your list of nobilities, having acknowledged the truth.

Tawrah was received millenniums back. It is certainly a Divine Book like the Holy Quran. Both come from the same source, both call to the same God Almighty Allah. But over the ages human hand has soiled Tawrah, therefore, it is no more the original Tawrah. Moreover after arrival of the final message, old laws became void. Nevertheless you will receive double reward for having followed Prophet Moses (peace and blessings of Allah be upon him) and the Final Prophet s.a.w. if you accept Islam. On the other hand there is no salvation for the one who is aware of arrival of the Last & Final Prophet but denies him.

In your own interest, I invite you to Islam.

It will save you from eternal failure, to which you stand doomed by refusing the Final Message. Your book and our's come from the same God, Allah in whom we both believe and we are obediant to Him. Glorious Quran and Hadith of the Prophet s.a.w. are easily available with translations. Would it be too much to read through them for one's own guidance and that of one's people?

Your animosity for all good things coming from

toobaa-elibrary.blogspot.com

non-Jewish sources, is classic, well known. Your elders turned down the invitation of Holy Prophet Jesus and even that of the Final Prophet (peace and blessings of Allah be upon them both) after having found and being convinced of the truth. Don't do that anymore. Otherwise no amount of weaponary, technology, maneuvering, diplomacy, wickedness, ill-gotten dollars, gold, international support and even inventing an Anti-Christ Maseeha is going to save the Jews from total failure in both this world and the next.

Your well-wisher, a Muslim, May 2, 2021.

علاج کیا ہے

مولف: ابنِ صدیق

دورِ جدید کی افرنگیانہ تہذیب کا تحفہ "پریشانی"۔ ہر ہوشمند پوچھنے، سوچنے پر مجبور ہے کہ ان بڑھتی پریشانیوں کا علاج کیا ہے، کہاں ہے؟

امت کے اندر طبقات بن گئے ہیں۔

بعض طبقات کچھ زیادہ اہمیت کے ہوتے ہیں۔ جیسے اہلِ حکومت و سیاست، جیسے میڈیا والے۔

اگر مسلمانوں کے سیاستی اور میڈیائی لوگ اور نوجوان طبقہ کافروں اور گنہ گاروں کے بجائے اپنے اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر چلیں تو یہ ورلڈ لیڈر رہوں۔ اقامتِ دین کرنے کی بہترین پوزیشن میں ہوں۔

پس یہاں انہی تین اہم طبقات سے بات ہو رہی ہے۔

صفحات: 400

ہدیہ: 300 روپے

toobaa-elibrary.blogspot.com

طب و عملیات

امجد حسین

قنوتِ نازلہ شدائد و مصائب کے وقت کی دعا

" اللھم اھدنا فیمن ھدیت، وعافنا فیمن عافیت، وتولنا فیمن تولیت، وبارک لنا فیما أعطیت، وقنا شر ما قضیت، إنک تقضی ولا یقضی علیک، إنہ لا یذل من والیت، تبارکت ربنا وتعالیت .نستغفرک و نتوب الیک ، وصلی اللّٰہ علی النبی اکریم. أللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات وألف بین قلوبھم وأصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک وعدوھم اللھم العن کفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون أولیائک .

اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل أقدامھم وأنزل بھم بأسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین. وصلی اللّٰہ علی النبی الکریم"

یہ دعا یاد کر کے یا لکھی ہوئی سامنے رکھ کر مسلمان نماز کے بعد بھی، ویسے بھی مانگتے رہیں۔تمام عالمِ اسلام، اپنے ملک اور خصوصاً فلسطین کے مسلمانوں کے لیے پڑھیں۔نماز کی آخری رکعت کے رکوع کے بعد بھی مانگ سکتے ہیں۔مغرب، عشاء یا فجر نماز کی آخری رکعت میں۔ ہر طرح کے آفات و بلیات، مصائب سے حفاظت و نجات کے لیے پڑھیں۔اپنے لیے، سب کے لیے، غزہ، فلسطین کے لیے۔

صلائے ترکِ معاصی

مولف: ابنِ صدیق

گناہ و نافرمانیاں چھوڑنے، چھڑانے پر آؤ۔ تھوڑی بندگی بھی رنگ لائے گی۔

صفحات: 250 ہدیہ: 250 روپے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ملکوں کی کاپی   ادارہ

فلسطین (Palestine)

(نوٹ: یہ مضمون کافی پہلے لکھا گیا تھا اور "ملکوں کی کاپی" نامی کتاب میں شائع ہوا تھا۔ لیکن اب چونکہ فلسطین حالتِ جنگ میں ہے لہٰذا اس تحریر میں بیان کردہ فلسطین کے تمام حالات کو موجودہ تناظر میں بعینہٖ واقعہ کے مطابق نہ سمجھا جائے، کیونکہ یہود کی تخریبی کارروائیوں کے سبب اب وہاں کا نقشہ کافی بدل چکا ہے۔ ادارہ)

کراچی/اسلام آباد سے فاصلہ: اڑھائی ہزار میل کے قریب، ساڑھے ۳۱ شمال، ساڑھے ۳۴ مشرق پر غزہ Gaza۔

ذرائع آمدورفت: ہوائی سفر عمان اردن تک آگے بذریعہ سڑک۔ براستہ قاہرہ مصر بھی جا سکتے ہیں   وقت: تین گھنٹے کم۔

رقبہ: آٹھ ہزار مربع میل یا سترہ ہزار کیلومیٹر مربع۔ ویسٹ بینک غربِ اردن: ۵۸۶۰ کلومیٹر مربع۔ غزہ: ۳۶۰ کلومیٹر مربع۔ بابرکت سرزمین۔

آبادی: پچاس لاکھ۔ غرب اردن: تیس لاکھ، غازہ کی پٹی: بیس لاکھ، مقبوضہ فلسطین: اسی لاکھ۔ کل فلسطین آبادی آج کل سوا کروڑ۔ چار سے پانچ ملین یہودی باہر سے آکر زبردستی گھس پڑے۔ مسلم کافر برابر سرابر تعداد ہے فی الوقت۔

مسلمان آبادی اور اس کی تفصیل: عرب، سب کے سب مسلمان ہیں ماسوا چند نصرانی خاندان۔

زبانیں: عربی۔

آب وہوا اور موسم: سردیاں سرد گرمیاں گرم، بارش موسم سرما دوران۔

کرنسی اور اقتصادیات: اسرائیلی یہودی سکہ شیکل۔ فلسطینی سکہ فلس ختم ہوگیا۔ اردنی دینار اور مصری پونڈ بھی چل جاتے ہیں (وکیپیڈیا)۔

عمومی دینی حالات: بحمداللہ دین میں نجات نظر آنے لگی ہے۔ یہود کو توراۃ کا دعویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں: لم یحملوھا۔ (سورۃ جمعہ)

یہود نے اللہ کا پیغامِ توحید چھپایا جب ہی تو پیغام عیسوی کے ہائی جیکروں کو شرک وکفر داخلِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دین کرنے کا موقع ملا۔ یہود کا رستہ ہے دین کو دنیا کے لیے استعمال کرنا کہ دنیا ہی ان کا مقصدِ اعظم ہے، اللہ بچائے۔ اب مسیحا ایجاد کر کے عالمی حکمرانی کے خواب دیکھ رہے ہیں یروشلم سے۔

تبلیغ کی نسبت سے حالات: الحمد اللہ سبھی اطراف و اکناف میں جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں دین کی محنت چالو ہے، اصولوں پر ہے۔ یہ اللہ والے گولیاں، گالیاں، دھکے، مُکّے یہود سے کھا رہے ہیں اور ان کی ہدایت و مغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں۔ یہود تیز رفتاری سے مسیح الدجال پیدا یا ایجاد کرنے اور امریکہ بعد رُولنگ سٹیٹ آف داورلڈ بننے کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں سائنسی و مالیاتی رستے۔ دنیا میں جہاں کوئی یہودی ہے اسی کام میں ہے۔

عام حالات: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیٹھتے ہی جانب روم جو چار لشکر روانہ فرمائے تھے ان میں جس کے امیر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے فلسطین پر اقدام کو روانہ فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں یہ فتح ہوا اور حضرت عمرؓ نے اہل شہر کی درخواست پر خود جا کر بیت المقدس کی چابیاں وصول کیں اور غیر مسلم رعایا کو آزادی مذہب اور امن کا پروانہ بشرط وفا لکھ کر دیا۔ بیسویں صدی تک یہ اسلامی خلافت (سلطنت عثمانیہ) کا ایک صوبہ تھا۔

۱۹۱۹ء میں جنگ عظیم اول کے بعد یورپی قبضہ گروپ نے بندر بانٹ میں حصے بخرے کر لئے۔ فلسطین، اردن، عراق پہ انگریز قابض ہوا۔ شام، لبنان پر فرانس۔ دوسری جنگ عظیم میں انگریز اور فرانس کی کمر ٹوٹی تو قبضے چھوڑ چھاڑ بھاگے۔ انگریز نے دنیا بھر سے یہود کو یہاں لا کر آباد کیا جو فوراً آ گئے اور ملک پہ قابض ہو گئے۔

۱۹۴۵ء میں قیام اسرئیل کا اعلان کر دیا۔ آدھے مسلمان گھر بار چھوڑ کر نکل آئے اور دنیا بھر میں مہاجر ہو کر بکھر گئے جو باقی رہے کا کروچ شہری بلکہ مشکوک اور ملزم حیثیت گزارہ کرتے ہیں۔ سن ۲۰۰۰ء میں تھوڑے رقبے غزہ کی پٹی اور نابلس پر فلسطین کی برائے نام ریاست قائم کی مگر وہ میونسپل آزادی بھی یہود کو گوارہ نہیں۔ آئے دن بمباری قتل و غارت کرفیو مسلمان پر، اللہ مدد فرمائے۔

جو مغربی کنارہ لکھ کر فلسطینیوں کو دینے پر یہودی دستخط کر چکے ہیں اس میں بھی آج ۶۰٪ رقبہ فلسطینی لوگوں کے لیے نو گو ایریا ہے۔ یہود نے وہاں گھر بنا لیے ہیں۔ اکتوبر ۲۰۱۵ سے احتجاجی بچوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو گولیاں مار مار ہزار ہا بچوں کی ٹانگیں توڑیں سینے پھوڑے۔ جو جان سے گئے اور جو اندر کئے وہ الگ۔ نئی اسٹریٹجی میں فوجی گاؤں محلے کے من پسند گھر کی دیوار توڑ گھس کر چھپ جاتے ہیں۔ جب مظاہرین قریب یا زد میں آئیں یکدم فائر کھول دیتے ہیں۔ جتنے مریں کٹیں ان کی بلا سے۔ اور غزہ پر تو ہوائی، بحری، بری محاصرہ ہے یہودی افواج کی جانب سے برسوں کا۔ بار بار حملے کرتے رہے جن میں آدھا شہر ختم ہے۔ تعمیر نو اور مرمت کیسے کریں، یہودی سیمنٹ سریا بھی تو آنے نہیں دیتا۔

دنیا بھر سے جو مسلمانوں نے زخمی بیمار شہریوں کے لیے کمبل، ادویا، خوراک وغیرہ بھیجیں یہود نے ان تک پہنچنے نہیں دیں۔ زمینیں ہتھیانے کے خلاف مسلمان ہر سال ایک دن احتجاج کرتے ہیں، ۲۰۱۸ کے خاموش احتجاج پر یہود نے تاک تاک گولیاں برسائیں اور ۱۵۰۰ انسانوں کو خاک وخون میں لوٹا دیا جن کے پاس اپنے گوشت اور ہڈیوں کے سوا کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ یہ مشق ہر سال ہونے لگی ہے۔ لگتا ہے یہودی فلسطین سے فلسطینیوں کو نکال کر دم لے گا۔

مسلمانو! تقویٰ اختیار کرو، کسی پاور شاور سے امید نہ رکھو، اپنے بھائی مسلمان بادشاہوں سے بھی نہیں، بس اپنے اللہ سے لو لگاؤ۔ ہمارا علاج یو این او اور جنیوا میں نہیں۔ ادخلوا فی السلم کآفۃ۔ اور یہود کو بھی دعوتِ اسلام دیدو۔ جہاں تک ہے تعلق مسئلہ کا حل سیانوں نے کہا تھا: جب دیکھو سارا جائے، آدھا دیجو چھوڑ۔ یہود و مسلمان فلسطین کو آدھوآدھ بانٹ لیں۔ درمیان لکیر کھینچ کر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرح کہہ دینا اے یہودیو! جونسی ڈھیری چاہو لے لو، پر امن حل۔ یو این نے یہی کہا تھا روز اول۔ بستر گرم ہو مگر ہلکا۔ خرچہ درمیانہ۔ مسلم، غیر مسلم سب کے لیے ھدایا لیتے جاؤ۔

بیشتر یہودی قرآن مجید کو نہیں جانتے، شاید کبھی دیکھا تک نہ ہو، مقامی مسلمانوں سے رابطہ نہیں ہو سکے۔ چند نسخے معروف زبانوں کے تراجم لیتے جانا، نوجوانوں میں ذرا سی دلچسپی دیکھو تو ہدیۃً پیش کر دینا، ہدایت دینے والا اللہ۔ فی الحال جماعتیں اردن تک جا رہی ہیں، وہاں سے کام آگے پہنچ رہا ہے، الحمدللہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرآن دستورِ حیات

اللہ یار خان عشرتی

عشقِ بتاں سے ہاتھ اٹھا

سورہ بقرہ آیت 165 تا 167 میں اللہ پاک کی محبت تمام مخلوقات کی محبت پر غالب ہونا مومن کی شان و پہچان بتائی ہے، اوراس کے مقابلے میں کافر کی بدبختی یہ بیان ہوئی کہ وہ غیر اللہ سے، اپنے معبودانِ باطلہ سے ایسی والہانہ محبت رکھتا ہے جو صرف اللہ کے ساتھ ہونی چاہیے۔

حافظ ابنِ قیم رحمہ اللہ نے اس موقع پر اپنے اور اپنے شیخ حافظ ابنِ تیمیہ کی طرف سے ان آیات کی یہ خوب ترجمانی کی ہے کہ یہاں شرک کی اس قسم کا تذکرہ ہے جس سے مومن بری ہے (اور جو مومن بَری نہیں، تو اسے اپنے ایمان کی خبر لینی چاہیے) وہ شرک صفتِ تخلیق اور صفتِ ربوبیت میں نہیں، بلکہ تعظیم ومحبت میں افراط اور حد سے بڑھنے کے اعتبار سے ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اس باب میں مشرک و گمراہ قومیں تو گمراہ ہوئی ہی ہیں، خود مسلمان کہلانے والے، بکثرت لوگ بھی شرک کی اُس راہ پہ چلے گئے ہیں کہ وہ رسول، پیغمبر، ولی، مرشد جو بلاشبہ اپنے اپنے درجہ میں قابلِ احترام ہیں، اُن کے احترام، تعظیم، محبت، عقیدت میں غلو کر کے الوہیت، معبودیت اور مافوق الاسباب اختیارات کے حامل ہونے کے دائرے تک ان کو پہنچا دیتے ہیں۔ ؎

گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی

بکثرت مسلمانوں کا نسل دَر نسل اور طبقہ دَر طبقہ یہ طرزِ عمل ہے کہ اُن کے ہاں اولیاء کا، نبی کا تذکرہ، جس والہانہ جوش و جذبہ سے ہوتا ہے، ہر دَم اُن کا دم بھرا جا تا ہے، ان کے نام وعنوان سے تقریبات ہوتی ہیں، اللہ پاک کا تذکرہ، اس کی عظمت، وحدانیت، ربوبیت، خالقیت اور الوہیت کا تذکرہ بھی اس طرح ایمانی سرشاری کے ساتھ، کثرت کے ساتھ نہیں ہوتا۔ تھوڑا نہیں پورا سوچیں۔ ؎

عشقِ بتاں سے ہاتھ اٹھا اپنی خودی میں ڈوب جا　　نقش و نگارِ دیر میں خونِ جگر نہ کر تلف

toobaa-elibrary.blogspot.com

موجِ کوثر　(از پیامِ مصطفیٰ آگاہ شو)　حسین بامحمد

حسنِ خلق کی اہمیت

"عَن أَبِی الدَّرْدَاءِ، رَضِی اللَّهُ عَنهُ، عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیه وَسَلَّم، قَال: لَا یوضع فی المیزان یوم القیامة شیئا أَثْقَلُ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ" (مسند البزار، رقم الحدیث : ۴۰۹۸)

مفہوم: ''قیامت کے دن مومن کی میزانِ عمل میں سب سے بھاری چیز جو رکھی جائے گی، وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے''

" عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ :إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ "

(سنن أبی داوٗد ، رقم الحدیث : ۴۷۹۸)

مفہوم: ''صاحبِ ایمان بندہ اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کا مرتبہ ومقام (آخرت میں) پالیتا ہے، جو رات بھر نفل نمازیں پڑھتے اور دن بھر روزہ رکھتے ہیں''

" عَن مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَال: کَانَ آخِرُ مَا أَوْصَی بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِینَ جَعَلْتُ رِجْلِی فِی الْغَرْزِ، قَال: "أَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ" (شعب الایمان ، رقم الحدیث : ۷۶۶۲)

مفہوم: ''اللہ کے پاک پیغمبر کی آخری وصیت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب وہ مقررہ مشن پر روانگی کے لیے سواری کی رکاب میں پاؤں رکھ رہے تھے، یہ تھی کہ اے معاذ! بندگانِ خدا کے ساتھ اپنے رویے اور اخلاق کو بہتر بناؤ''

وضاحت: اس سے حسنِ اخلاق کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، اور کیوں نہ ہو، پوری زندگی، پورا سال، پورا مہینہ، پورا ہفتہ، شبانہ روز ہمیں اپنے اہل وعیال سے، اڑوس پڑوس سے، احباب و متعلقین سے، گھر سے بازار و کاروبار تک ہر ایک سے واسطہ، رابطہ، میل جول، لین دین، اختلاط اور معاملہ کرنا پڑتا ہے۔ اس صورت میں ہمارا رویہ، طرزِ عمل، چہرے بشرے کے خدوخال، ناگوار، نامناسب نہ ہوں۔ خندہ پیشانی سے سب سے پیش آئیں، ناگواریوں پر صبر کریں۔ دل صاف رکھیں، خیر خواہی کا جذبہ سب کے لیے رکھیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com